کلام درشان

سلطان العاشقین

حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس



کلام درشان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس



کلام درشان

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس





نام کتاب	کلام درشان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
کلام	مرزا سلیمان سروری قادری (گجرات)
	ساجد علی سروری قادری (لاہور)
	احمد علی سروری قادری (اوچشریف)
	ناصر حمید ناصر سروری قادری (لاہور)
	ظفر اقبال سروری قادری (جہلم)
ناشر	سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور
بارِاوّل	اکتوبر 2017ء
تعداد	500

ISBN: 978-969-9795-66-4

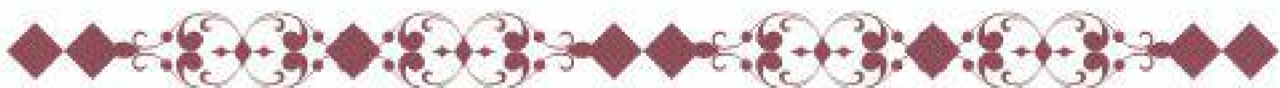


سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سلطان الفقر ہاؤس

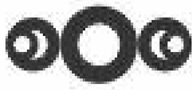
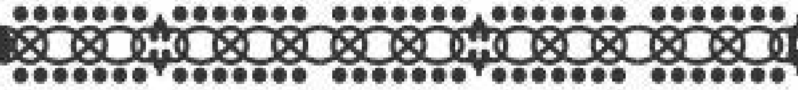
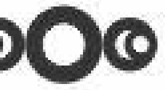
A-5/4 -ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com



فہرس

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
07	پیش لفظ	01
09	مرزا سلیمان سروری قادری (گجرات)	02
10	تعارف	03
12	درِ نجیب پہ آ کر خودی کا راز داں ہو جا	04
13	بن کے آفتابِ فقر دنیا میں میرا سلطان نجیب آیا ہے	05
14	فقر کی تاج پوشی کا سہانا روز آیا ہے	06
15	وہی مجددِ دوراں وہی امام مبیں	07
16	بہت امید تھی امید کا حاصل نظر آئے	08
18	خیال یار کے قصے جمال یار کی باتیں	09
19	بجز خدا کوئی جانے نہ سلسلے تیرے	10
20	درِ نجیب ہے سر خم ہے اور جناب ادب	11
21	یوں تیرے وصل کے لمحے متاعِ جاں ٹھہرے	12
22	اوّل اوّل انہیں دیکھا تو یوں لگا جیسے	13
23	منجانب پیر عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رح	14

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
25	عرش بالا سے یوں امید کا ثمر اترے	15
26	کام آ رہی ہے یار کی صحبت ذرا ذرا	16
27	رب کے سب عاشقوں کا تو سلطان ہے	17
29	کیسا بخشش کا یہ سامان کیے جاتے ہیں	18
31	تیرے سوا نہ دل میں کوئی آرزو آئے	19
32	ابیات/رباعیات	20
35	ساجد علی سروری قادری (لاہور)	21
36	تعارف	22
38	وہ اپنی شان میں کونین کے سردار بیٹھے ہیں	23
40	سلام در بارگاہِ مرشد	24
44	اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور	25
46	میرا سجدہ ہو تیرے در کی خاک پر ساقی	26
48	شان مرشد خانہ	27
52	مرشد میرا سجان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ	28
55	سلطان محمد مرشد میرا	29
58	مُرشدِ کامل	30
59	احمد علی سروری قادری (اوچشریف)	31
60	تعارف	32

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
62	سی حرفی در شان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس	33
72	ہویا اللہ دا احسان نجیب الرحمٰن آیا	34
74	ایہہ چن فقر دا سوہنا اے اس جہیا نہ ہور کوئی ہونا اے	35
76	التجا در بارگاہِ مرشد	36
78	میرا مرشد فقر نشانی اے	37
80	مرشد دا عشق میرا دین ایمان ہویا	38
81	کِناں لفظاں نال تیری شان لکھاں	39
82	مَن دی میں مُکا لے بندیا	40
84	ابیات/رباعیات	41
87	ناصر حمید ناصر سروری قادری (لاہور)	42
88	تعارف	43
90	سی حرفی در شان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس	44
99	تیرے عشق نے کیتا عجب کمال	45
102	سلطان نجیب سوہنا یار	46

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
104	توں ہیں مظہر ذاتِ ربانی، سلطان نجیب جانی	47
106	اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور	48
108	دعا مرشد پاک کے وسیلے سے	49
110	توں ذات میں مظہر خدا کا ہے	50
112	سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا	51
114	سلطان العاشقین لقب ہے تیرا	52
118	مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی	53
120	سلطان نجیب مرشد لجپال، ربّ پاک دا دیدار توں ہیں	54
121	عشق دی حقیقت سمجھ آئی، سلطان العاشقین کول آ کے	55
122	ابیات/رباعیات	56
125	ظفر اقبال سروری قادری (جہلم)	57
126	تعارف	58
128	ابیات/رباعیات	59

پیش لفظ

تمام حمد وثنا اللہ پاک کی ذاتِ اقدس کے لیے ہے جس نے نظامِ ہدایت کا تسلسل اپنے انبیا کرام خاص کر اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارثین فقرا کاملین کے ذریعے جاری وساری اور قائم ودائم رکھا۔

آج کے اس پُرفتن دور میں جب گمراہی عام ہو چکی ہے، نفسانفسی اور مادیت پرستی کا دور دورہ ہے، دین کی حقیقت سے مسلمان ایسے ہی ناواقف اور انجان ہیں جیسے غیر مسلم۔ ایسے مشکل وقت میں اللہ کی خاص مہربانی ہوئی اور ایک کامل واکمل ہستی ہمارے درمیان ظاہر ہوئی جن کا نام سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہے جو فقر اور اسم اَللّٰہُ ذات کی دولت سے طالبانِ مولیٰ کو سرفراز فرمانے کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔ آپ طالبانِ مولیٰ کی تلاش میں گاؤں گاؤں اور شہر شہر سفر فرماتے ہیں۔ اب تک لاکھوں لوگ آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل سے فیض پا چکے ہیں، پا رہے ہیں اور انشاء اللہ فیض پاتے رہیں گے۔ طالبانِ دنیا آپ کی بارگاہ میں آتے ہی طالبانِ مولیٰ بن جاتے ہیں۔ دل سے غیر اللہ کی محبت نکل جاتی ہے اور عشقِ حقیقی کی دولت عطا ہوتی ہے۔ ہزاروں طالبانِ مولیٰ بلا جبر واکراہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس آکر ان کی زندگی یکسر بدل گئی۔ ان کی حیات کو جینے کا مقصد مل گیا۔ بہت سے طالبانِ مولیٰ مرد وخواتین کو بہت سی صلاحیتیں اور خوبیاں عطا ہوئیں جو ان میں پہلے سے موجود نہ تھیں جن میں شاعری کی صلاحیت سرِفہرست ہے۔ ان شاعروں میں مرزا اسلیمان سروری قادری (گجرات)، ساجد علی سروری قادری (لاہور)، احمد علی

سروری قادری (اوچشریف)، ناصر حمید سروری قادری (لاہور) اور ظفر اقبال سروری قادری (جہلم) کے نام شامل ہیں۔

شاعری کی رموز سے آگاہ لوگ جانتے ہیں کہ شاعری ہر کسی کے بس کی بات نہیں اور نہ ہی ہر کوئی اس کوشش میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ یوں تو بہت سے مریدین اپنے مرشد کی شان بیان کرنے کے لیے شاعری کا انداز اختیار کرتے ہیں لیکن ''کلام در شان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس'' اپنی نوعیت کی منفرد اور بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ سے نفوس کا تزکیہ کروانے اور عشقِ حقیقی کی نعمت حاصل کرنے کے بعد شعرا کا کلام شائع کیا جا رہا ہے تاکہ فقیر کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے عقیدتمند اور مریدین طالبانِ مولیٰ مرد و خواتین اس کلام کے مطالعہ سے وہ لذت اور سرور کی کیفیت پا سکیں جو راہِ فقر پر چلنے والے طالبانِ مولیٰ کے لیے ضروری ہے۔

امید ہے کہ اس کلام کے مطالعہ سے طالبانِ مولیٰ پر مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان مزید واضح ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں ادراکِ قلبی سے سلطان العاشقین کی پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

کلام

مرزا سلیمان سروری قادری

(گجرات)

تعارف

مرزا سلیمان اشرف سروری قادری ولد محمد اشرف ضلع گجرات کے گاؤں عالم گڑھ کے رہائشی ہیں اور گذشتہ 8 سال سے لاہور میں شعبہ مکینیکل (ڈائیز اینڈ مولڈ میکنگ) میں سپر وائزر کی ملازمت کر رہے ہیں۔ بچپن سے ہی تصوف میں دلچسپی تھی اس لیے جانتے تھے کہ مرشد کامل کے بغیر راہِ سلوک میں کامیابی ناممکن ہے۔ ایک دفعہ ایک مہربان دوست کے ساتھ دربار حضرت سلطان باھُوؒ پر حاضری کے دوران روکر ان سے فیض کی التجا کی جس کے بعد ان کی رہنمائی حضرت سلطان باھُوؒ کے روحانی وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی طرف ہو گئی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعتِ توبہ وتقویٰ کی سعادت حاصل کی اور ذکر وتصور اسمِ اللہُ ذات حاصل کیا۔

مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی صحبت وعنایت سے حق کی پہچان نصیب ہوئی اور دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش ان میں اتنی صلاحیت ہو کہ اپنے مرشد کی شان بیان کر سکیں۔ شاعری کے متعلق زیادہ علم بھی نہ تھا۔ مرشد پاک سے قلبی تعلق اور شاعری کی عطا کے متعلق مرزا سلیمان بیان کرتے ہیں:

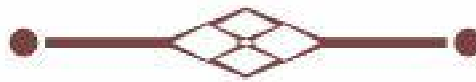
ایک رات مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خواب میں میرے گھر تشریف لائے کچھ دیر بیٹھ کر مجھ سے باتیں کیں۔ میں نے عرض کی مرشد اگرچہ میں ناقص ہوں مگر دل کرتا ہے آپ کی شان بیان کروں مجھے بھی شاعری عنایت فرما دیں۔ اس بات پر حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تبسم فرمایا اور فرمایا ''اچھا جی! شاعری چاہیے'' اور اس عاجز کو سینے سے لگا کر اپنا مبارک لعابِ دہن اس عاجز کی زبان پر لگا یا۔ جس سے میرے باطن میں روشنی بھر گئی اور جاتے ہوئے حضور مرشد کریم نے مجھے

لفافے میں کوئی چیز دی اور فرمایا ''یہ لو بیٹا یہ تمہارے لیے لے کر آیا ہوں'' میں نے وہ چیز لے لی۔

صبح اٹھ کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ مرشد پاک نے مجھے کیا دیا ہوگا۔ اسی دن ایک کلام کی آمد ہوئی جسے میں نے کاغذ پر تحریر کر لیا اور مرشد پاک کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضور مرشد پاک نے تبسم فرمایا اور کلام کو منظور فرمایا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ خواب میں مرشد پاک نے مجھے کلام ہی عطا کیا تھا جو ظاہر میں مجھ سے لکھوایا گیا۔ اس کے بعد آمد ہوتی ہے اور میں تحریر کر لیتا ہوں۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں اور نہ ہی مجھ میں اتنی قابلیت ہے کہ شاعری کر سکوں۔ یہ تو میرے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عنایت ہے جو اپنے طالب کو وہ کچھ بھی عطا کر دیتے ہیں جس کے وہ قابل بھی نہیں ہوتا۔ میاں محمد بخشؒ نے خوب فرمایا ہے،

خش خش جناں قدر نہیں میرا میرے صاحب نوں وڈیائیاں۔۔۔

اللہ پاک اس عاجز کو راہِ فقر میں استقامت نصیب فرمائے اور مرشد پاک کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔ آمین



درِ نجیب پہ آ کر خودی کا رازداں ہو جا

درِ نجیب پہ آ کر خودی کا رازداں ہو جا
سلیم قلب حاصل کر کے حیاتِ جاوداں ہو جا

قدم رکھ بحرِ الفت میں نہیں اس کے سوا چارہ
فشارِ عشق میں جل کر دھواں ہو جا دھواں ہو جا

وہ جس کی ذات کے جلوے ہیں فطرت کے نظاروں میں
پکار اس کو تنفس میں اسی کا بے اماں ہو جا

حصارِ عقل سے باہر نکل اے ناقص و ناداں
دُرِ تلقین حاصل کر حدودِ بے کراں ہو جا

خدا کو دیکھ کر جو لوگ عبادت اس کی کرتے ہیں
انہی کی ہمسری کر لے شریکِ عارفاں ہو جا

مرے سلطان کو یہ خاتمِ مرسلؐ نے فرمایا
فقر کا تاج سر پہ رکھ شاہِ کون و مکاں ہو جا

☆☆☆☆☆

بن کے آفتابِ فقر دنیا میں میرا سلطان نجیب آیا ہے

عرش والوں کے گھر چراغاں ہے سارے عالم پہ نور چھایا ہے
بن کے آفتابِ فقر دنیا میں میرا سلطان نجیب آیا ہے

میرے دل کے نگار خانے میں تیرے قدموں کی ہی تو آہٹ ہے
چاند کی روشنی کے پردے میں تیرا اندازِ مسکراہٹ ہے
شام کے سرمئی اندھیروں میں تیری زلفوں کا رنگ چھایا ہے
بن کے آفتابِ فقر دنیا میں میرا سلطان نجیب آیا ہے

جلوۂ ذات کا وہ مرکز ہے روح کی تشنگی مٹاتا ہے
صاحبِ نظر کر کے طالب کو جلوۂ طُور بھی دکھاتا ہے
جس نے سلطان محمد کا لقب بزمِ خیرالوریٰ سے پایا ہے
بن کے آفتابِ فقر دنیا میں میرا سلطان نجیب آیا ہے

فقر ہے عین ذاتِ سبحانی فقر ہے ورثۂ خدا دانی
نورِ فقر کی تجلّی میں ہوئی تحلیل ذاتِ سلطانی
عین سے عین بن گیا دیکھو کیسا رُتبہ خدا سے پایا ہے
بن کے آفتابِ فقر دنیا میں میرا سلطان نجیب آیا ہے

☆☆☆☆☆

فقر کی تاج پوشی کا سہانا روز آیا ہے

فقر کی تاج پوشی کا سہانا روز آیا ہے
رسولِ پاکؐ نے سلطان کو در پر بلایا ہے
بہاریں رقص کرتی ہیں ستارے گنگناتے ہیں
عدن میں حور و غلماں بھی خوشی کے گیت گاتے ہیں

عرش پہ بھی ذرا دیکھو تو کیا دلکش نظارے ہیں
خدا نے چادرِ افلاک پہ ٹانکے ستارے ہیں
فقر کے تاجور کے گھر فقر کا چاند آیا ہے
فقر کی تاج پوشی کا سہانا روز آیا ہے

جنابِ فاطمہ زہرؓا مبارک دینے آئی ہیں
سجا کر ہاتھ سے وہ فقر کی پوشاک لائی ہیں
میرے حسنینؓ نے سلطان کا سہرا سجایا ہے
فقر کی تاج پوشی کا سہانا روز آیا ہے

وہ جن کے نور کے جلوے گلستانِ جہاں پر ہیں
زمیں پر آسماں پر ہیں یہاں دیکھو یہاں پر ہیں
خدا نے ذاتِ اقدس کا حسیں جلوہ دکھایا ہے
فقر کی تاج پوشی کا سہانا روز آیا ہے

☆☆☆☆☆

وہی مجددِ دوراں وہی امام مبیں

وہی مجددِ دوراں وہی امامِ مبیں
کہ ہے فقر کی امانت کا پاسبان نجیب
کون ہے جو تیرے اس رازِ ولایت تک پہنچے
اسمِ اللہُ ہی بتائے تیرا عرفان نجیب
کتابِ فقر کا عنوان سلطان اصغرؒ ہیں
مگر ہے علمِ تصوف کی داستان نجیب
عیاں ہے جذبِ جلالی کا راز چہرے سے
جہاں میں پیکر جمال کی برہان نجیب
جس پہ کلیاتِ دو جہان محوِ گردش ہیں
ہے اسی نقطہ وحدت کا ترجمان نجیب
وہ جو بیٹھا ہے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ کی چادر اوڑھے
وہی ہے مرشد کامل میرا سلطان نجیب
چشمِ ادراک کی خیرات اسے بھی ہو عطا
تیرے دیدار کا طالب ہے سلیمانؔ نجیب

☆☆☆☆☆

بہت امید تھی امید کا حاصل نظر آئے

بہت امید تھی امید کا حاصل نظر آئے
جہاں جس کا خلاصہ ہے وہی مفصّل نظر آئے

نگاہِ شوق میں تیرے سوا بستا نہیں کوئی
دیارِ خواب میں اکثر تیرا محمل نظر آئے

تیرے در پر پہنچ کر کیوں کوئی عارف نہ بن جائے
کہ اسم ذات میں عکسِ رُخِ کامل نظر آئے

وہ کیوں نہ بھول جائے آبلہ پائی کے سارے غم
کہ جس کو سامنے آنکھوں کے یوں منزل نظر آئے

میں اس سے مانگ لوں گا خوں بہا میں اس کی ہستی کو
کبھی مجھ کو جو میرے نفس کا قاتل نظر آئے

پھر اس کے بعد سب کو لوٹنا ہے ابتداؤں کو
کوئی دم اور یہ ہنگامۂ محفل نظر آئے

تحمل اے میرے سلیمان یہ مشکل مراحل ہیں
ہمیشہ عشق کے آگے کھڑی کربل نظر آئے

یہ کیسا اس پہ چھایا ہے تمہاری دید کا جادو
کہ مرزاؔ بھی تیرے دیوانوں میں شامل نظر آئے

☆☆☆☆☆

خیال یار کے قصے جمال یار کی باتیں

خیالِ یار کے قصے جمال یار کی باتیں
جہاں والو کرو ہم سے فقط دیدار کی باتیں

غلامی ان کی بہتر ہے جہاں کی بادشاہی سے
مریضِ عقل کیا سمجھو گے تم اسرار کی باتیں

مکاں میں جو دکھائی دے حریمِ لامکاں وہی
سمجھ لے ذات کی رمزیں نہ کر انکار کی باتیں

وہ کیوں نہ مصطفیؐ کے خُلق پہ جاں وار دے اپنی
سنے ان کے لبوں سے جو شاہِ ابرارؐ کی باتیں

تیری نظروں نے باطن میں عجب سی روشنی بھر دی
تبھی بن کر نکلتے ہیں سخن انوار کی باتیں

سنیں جو طالب مولیٰ وہ خود ہی جان لیتے ہیں
سخن کے لفظ و معنی میں چھپی اسرار کی باتیں

تصوف کی سبھی رسمیں ادھوری ہیں بنا تیرے
سوا دیدار کے باقی ہیں سب بیکار کی باتیں

☆☆☆☆☆

بجُز خدا کوئی جانے نہ سلسلے تیرے

بجُز خدا کوئی جانے نہ سلسلے تیرے
حدِ ادراک سے آگے ہیں مرحلے تیرے

تجھی میں ھُو کی تجلّی، ہے راز یاھُو کا
ہوئے ہیں فقر کے سلطان آئینے تیرے

میں دل میں بات کروں اور تمہیں سنائی دے
ہیں رگِ جاں سے بھی قریب فاصلے تیرے

انہی کے دم سے ہے رونق بازارِ ہستی میں
دیارِ دل میں جو اترے ہیں قافلے تیرے

کہاں یہ بارِ امانت اٹھا سکا ہے کوئی
مرحبا آفتابِ فقر! حوصلے تیرے

مناؤ شکر سلیمانؔ اپنی قسمت پہ
ستارے صاحبِ ہستی سے جا ملے تیرے

☆☆☆☆☆

درِ نجیب ہے سر خم ہے اور جناب ادب

درِ نجیب ہے سر خم ہے اور جناب ادب
کہ درسِ عشق کا ہے ابتدائی باب ادب

ہمیشہ راہِ طلب میں رہی ناکام عقل
ہے پیمبرؐ کی حضوری میں کامیاب ادب

انہی کے واسطے دیدارِ حق کے جلوے ہیں
کہ راہِ فقر میں جن کا ہے ہمرکاب ادب

شہرِ باطن میں کسی بے ادب کا دخل نہیں
امورِ دل میں ہے درکار بے حساب ادب

سنو! سمندرِ وحدت ہماری منزل ہے
کہ روح مانندِ کشتی ہے اور چناب ادب

راہِ سلوک میں جو روشنی بکھیریں گے
خلوص مثل ہے خورشید و آفتاب ادب

اسے خرید لے سلیمانؔ نقد جاں کے عوض
بازارِ عشق میں بکتا ہے لاجواب ادب

☆☆☆☆

یوں تیرے وصل کے لمحے متاعِ جاں ٹھہرے

یوں تیرے وصل کے لمحے متاعِ جاں ٹھہرے
کہ جیسے تھک کے کسی بَن میں کارواں ٹھہرے

نگاہ جس سمت کروں تُو نظر آئے مجھ کو
کبھی آنکھوں میں تیری دید کا سماں ٹھہرے

عنائتیں ہیں میرے ربّ کی اور کچھ بھی نہیں
میرے اشعار میرے قلب کی زباں ٹھہرے

واجب القتل ہیں ہم نفس کی عدالت میں
تیری جاگیر میں لینے کو ہم اماں ٹھہرے

بھرے جہان میں سوائے تیرے کوچے کے
جگہ کہاں ہے ٹھہرنے کی؟ دل کہاں ٹھہرے؟

زمانہ کہتا ہے سلطان العاشقین جن کو
وہی تو رازِ الٰہی کے رازداں ٹھہرے

عشرتِ دل تجھے دیکھے بنا منظور نہیں
تیرے دیدار میں مقتل بھی گل نماں ٹھہرے

☆☆☆☆

اوّل اوّل انہیں دیکھا تو یوں لگا جیسے

اوّل اوّل انہیں دیکھا تو یوں لگا جیسے
مریضِ روح کو مل جائے مسیحا جیسے

ہر طرف چہرہ انہی کا دکھائی دینے لگا
دل پہ دیدار کا جادو سا چل گیا جیسے

میرے سلطان نے خیمہ جو لگایا دل میں
خود میں رہتا تھا کبھی مَیں نہیں رہا جیسے

چشمِ افلاک بھی ڈھونڈے تو بات بن نہ سکے
نہیں اوصاف کہیں میرے مصطفیٰؐ جیسے

شبِ الست جو پُرنور نظارہ دیکھا
آئینے میں وہی جلوہ سما گیا جیسے

دیدۂ شوق نے دیکھی ہیں حیرتیں کتنی
نظر نے پا لیا دیدارِ کبریا جیسے

ہیں سلیمانؔ وہی کامل انساں واللہ
جن کے چہرے کے خدوخال ہیں لِلّٰہ جیسے

☆☆☆☆

منجانب پیر عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ

خدا کے محترم آؤ ہمارا گھر سجا جاؤ
شبیہ غوث الاعظم ہو سبھی کو یہ بتا جاؤ

تمہارے ساتھ جو آئیں انہیں بھی تو مبارک ہو
شبیہ غوث الاعظم کی تمہیں بھی تو مبارک ہو
جمالِ نازنیں اپنا ہمیں آ کر دکھا جاؤ
خدا کے محترم آؤ ہمارا گھر سجا جاؤ

بھلا لگتا ہے جب بھی تم ہمارے در پہ آتے ہو
اور اپنے طالبوں کو بھی تم اپنے ساتھ لاتے ہو
ہمارے گھر میں بھی میلاد کی محفل سجا جاؤ
خدا کے محترم آؤ ہمارا گھر سجا جاؤ

تمہیں ہی عین واجب ہے زمانے کا ولی ہونا
فقر کا جانشیں ہونا خفی ہونا جلی ہونا
فقر کے طالبوں کو فقر کی منزل دکھا جاؤ
خدا کے محترم آؤ ہمارا گھر سجا جاؤ

ہمارے پاس بیٹھو تو میرے سلطان نجیب آؤ
کیوں اتنی دور بیٹھے ہو ذرا تھوڑا قریب آؤ
کبھی اتنا قریب آؤ ہمیں میں تم سما جاؤ
خدا کے محترم آؤ ہمارا گھر سجا جاؤ

☆☆☆☆☆

عرش بالا سے یوں امید کا ثمر اترے

عرش بالا سے یوں امید کا ثمر اترے
چاندنی ماہِ لطافت کی میرے گھر اترے

نزول جب کا ہے اظہارِ ذات کا باعث
وہ امانت کے صحیفے تیرے دل پر اترے

شعر لکھوں تو خیالوں کے نور میں مرزا
خوشبو یار بھی قرطاس و قلم پر اترے

صبح پر کیف تبسم سے ضیائیں مانگے
رات پھیلے رُخِ محبوب کی نظر اترے

چڑھتا سورج تیری پُرنور جبیں کا عکاس
تیری پلکوں پہ چمکتے مہ و اختر اترے

صحنِ جاں میں ہی نظر آئے گا کعبہ تم کو
شیشہِ دل سے جو زنگار کی چادر اترے

رُخِ نجیب پہ دیکھے جو نورِ فجر کبھی
رنگِ خورشید اُڑے، چہرۂ سحر اترے

☆☆☆☆☆

کام آ رہی ہے یار کی صحبت ذرا ذرا

کام آ رہی ہے یار کی صحبت ذرا ذرا
ہونے لگی ہے ان سے محبت ذرا ذرا

جو آتشِ عشق دل میں لگائی ہے یار نے
دینے لگی ہے اب وہ حرارت ذرا ذرا

پردہ سِرک گیا رُخِ سلطان نجیب سے
کھلنے لگی ہے ہم پہ حقیقت ذرا ذرا

اب کیوں نہ اس کو امر کریں ذکرِ یار سے
کم ہو رہی ہے سانس کی دولت ذرا ذرا

جان کاروبارِ عشق میں ہم نے بھی لگا دی
بڑھنے لگی ہے روح کی قیمت ذرا ذرا

ہونے لگے ہیں فیصلے ان ہی کے حکم سے
کرنے لگے ہیں دل پہ حکومت ذرا ذرا

☆☆☆☆☆

رب کے سب عاشقوں کا تو سلطان ہے

اے حبیب خدا اے ابوالمرتضیٰ ربّ کے سب عاشقوں کا تو سلطان ہے
آفتابِ فقر تو ہے شانِ فقر جگ میں زیبا تجھی کو تیری شان ہے
کھو کے دنیا میں تھا تجھ سے غافل ہوا تیرے در پر پہنچنے کے قابل ہوا
دل میں جو تھا سوا تیرے باطل ہوا میں سے میں جو گیا ایک حاصل ہوا
تیرے دریائے رحمت کی موجیں رواں اپنا تیرے سوا خالی دامان ہے
اے حبیبِ خدا، اے ابوالمرتضیٰ ربّ کے سب عاشقوں کا تو سلطان ہے

غم کے ماروں کو تیری پناہ مل گئی تیرے در سے فنا کو بقا مل گئی
جس کو تیرے کرم کی نگاہ مل گئی اس کو سارے جہاں کی عطا مل گئی
صفت ذاتی سے جو متصف ہو گیا نام اس کا حقیقت میں سلطان ہے
اے حبیبِ خدا اے ابو مرتضیٰ ربّ کے سب عاشقوں کا تو سلطان ہے

حسن ہستی کا کیسے بیاں میں کروں دل میں تیری حقیقت کو دیکھا کروں
خانقاہ میں تیرے روبرو بیٹھ کر اپنی آنکھوں کو جب نور سے میں بھروں
تیرے چہرے سے ہوتے ہیں روشن جہاں جگ میں نورانیت کا یہ سامان ہے
اے حبیبِ خدا اے ابو المرتضیٰ ربّ کے سب عاشقوں کا تو سلطان ہے

تیری محفل میں ہے الفتوں کا سماں تیرے طالب ستاروں کی ہیں کہکشاں
کیا ثنا ہو تیری اے ولیٔ زماں تیری پرواز میں ہیں مکاں لامکاں

اس پہ بھی ہو کبھی تو کرم کی نگاہ تیرے خادم کا خادم سلیمانؔ ہے
اے حبیبِ خدا، اے ابوالمرتضیٰ ربّ کے سب عاشقوں کا تو سلطان ہے

☆☆☆☆☆

کیسا بخشش کا یہ سامان کیے جاتے ہیں

کیسا بخشش کا یہ سامان کیے جاتے ہیں
دل میں اللہ کو مہمان کیے جاتے ہیں

ان کے در پر جو کوئی آ کے پھیلائے جھولی
اپنی ہستی وہ اسے دان کیے جاتے ہیں

اہل دل آتے ہیں تلقین و زیارت کے لیے
اپنی روحوں کو مسلمان کیے جاتے ہیں

طلبِ دنیا کو بدل کر طلبِ مولیٰ میں
عشق کو زیست کا عنوان کیے جاتے ہیں

کیا کہوں کرتے ہیں کیسی وہ عنایت سب پر
مجھ سے عاجز کو سلیمان کیے جاتے ہیں

دل کے احوال کو عنوان ''شاعری'' دے کر
ہم اسے جانبِ سلطان کیے جاتے ہیں

ہم نے ان سے تمہیں مانگا ہے جن کی خدمت میں
پیش قسمت کے قلمدان کیے جاتے ہیں

ان کے قدموں میں اپنی شاعری کیا پیش کروں
وہاں تو پیش دل و جان کیے جاتے ہیں

☆☆☆☆☆

تیرے سوا نہ دل میں کوئی آرزو آئے

تیرے سوا نہ دل میں کوئی آرزو آئے
مجھ کو سانسوں میں تیرے نام کی خوشبو آئے

سبھی کو جامِ طہارت پلائے دیتے ہو
تیرے مئے خانے سے جو آئے باوضو آئے

سو شفاؤں کا مرکب ہے ایک لمس تیرا
مجھے بھی چھُو کہ میری روح میں نمو آئے

عروجِ ذات کا دلچسپ مرحلہ ہو گا
براقِ لب اگر عرشِ قدم کو چھو آئے

تیرا سراپا جو میرے اشعار میں اترے
تیرے پیکر کی ضیا میرے چار سُو آئے

عکس و عکاس کی تقسیم نہیں بن پڑتی
دل میں جلوے تمہارے جیسے ہو بہو آئے

وہ جو لباسِ بشر میں دکھائی دیتا ہے
وہی دل میں نظر آئے تو مثلِ ھو آئے

ابیات/رباعیات

میں نے دیکھا ہے اسم اَللّٰہُ میں وہ عالی چہرہ
نور عرفاں سے دمکتا وہ مثالی چہرہ
ہے کبھی ذات کبریا کا جلالی چہرہ
احمد رحمت عالم کا جمالی چہرہ
میری فریاد سنو اے میرے سلطان نجیب
ہوں تیرے در پہ کھڑا لے کے سوالی چہرہ

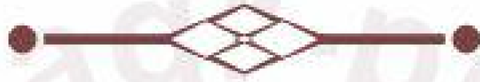
کی دساں گل نہ بندی اے میں سوچ سوچ پریشان ہویا
اک جوگی ملیا رستے وچ اوہدا ناں نجیب رحمٰن ہویا
اوہدے چمکاں ماردے چہرے تے لِلّٰہِ دا خاص نشان ہویا
پایا اوچا شملہ وحدت دا اوہ ذات سخی سبحان ہویا
اوہ ھُو دا ہُو یہُو ہویا یاھُو دا عین عیان ہویا
اوہ وارث فقر محمدی دا سلطاناں دا سلطان ہویا
میری روح نوں کیتا وس اپنے میرے عملاں دا نگہبان ہویا
ہویا خاص کرم اس کملے تے اے ربّ دا خاص احسان ہویا
اس اچیاں شاناں والے دے خادم دا ناں سلیمانؔ ہویا

حاضری جب ہو تیری محفل کی مظہر کبریا دکھائی دے
ذکر یاھُو ہے عطائے مرشد مجھ کو ہر سانس میں سنائی دے
چہرہ لِلّٰہ کی نشانی ٹھہرا زباں گفتار مصطفائی دے
اپنی ہستی سے روشناس کرے اسم اَللّٰہُ میں رونمائی دے
تزکیہ نفس نگاہوں سے کرے سب کو تُو درس پارسائی دے
اپنے طالب کو روز اوّل ہی ذات مسجود تک رسائی دے
ذات حق گم ہے اسم اَللّٰہُ میں دیکھ لو گر تمہیں دکھائی دے

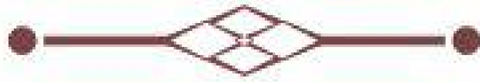
جہانوں میں تمہارے حکم کی تعمیل ہوتی ہے
تمہاری ذات کی کوئی کہاں تمثیل ہوتی ہے
کوئی بَن میں تمہیں ڈھونڈے کوئی منبر و محراب میں
وہیں ملتے ہو جہاں فقر کی تکمیل ہوتی ہے

رہا دنیا سے پرے فقر کے افکار کا موسم
ہوائے عشق لائی ہے وہی اسرار کا موسم
میرا نجیب ابھرا آفتابِ فقر کی مانند
نوید صبح آئی آ گیا دیدار کا موسم

مزدوری کیے جاتا ہے اجرت کی طلب میں
افسوس صد ہے طالبِ عقبیٰ کے حال پر
دیدارِ یار کے عوض جنت خرید لوں
کم ظرف! ذرا غور کر اپنے سوال پر



''میں'' کے پردے میں ''تو'' کا عالم ہے
شاخِ جاں پہ نمو کا عالم ہے
کوئی دِکھتا نہیں سوائے تیرے
دل کی گلیوں میں ''ھو'' کا عالم ہے





کلام

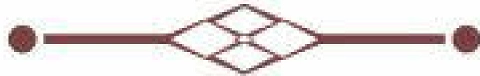
ساجد علی سروری قادری

(لاہور)

تعارف

ساجد علی سروری قادری شاہ پور کانجراں ملتان روڈ لاہور کے رہنے والے ہیں۔ بچپن سے ہی آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدحت ونعت بیان کرنے کا شوق تھا اس لیے سکول و مدرسے کی جانب سے نعت کے مقابلوں میں شرکت کرتے اور ہمیشہ اوّل پوزیشن حاصل کرتے۔ اس کے ساتھ ساتھ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی منعقد کی جانے والی محافل میں بھی شرکت کرتے۔ گھر والوں نے بھی ان کے شوق کو دیکھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی۔ اسی سلسلے میں ملک کے ایک مشہور نعت خواں کے ساتھ بھی وابستہ رہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور تڑپ بڑھنے لگی اور حق کی تلاش شروع کر دی۔ زیادہ تعلیم حاصل نہ کرنے کے باعث ایک فیکٹری میں ملازمت کے دوران سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ ''حقیقت اسم اللہُ ذات'' پر نظر پڑی اور دیکھتے ہی ایک کشش محسوس ہوئی۔ کتاب کے مالک کی تلاش میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ایک مرید کے پاس پہنچے اور ان کے مرشد سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ ملاقات سے قبل یہ سوچ تھی کہ آج کے دور میں فقرا کاملین ناپید ہیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے فوراً بعد ہی یہ خیال دل سے نکل گیا۔ اسم اللہُ ذات کی نعمت حاصل کر کے ذکر و تصور کی مشق ذوق و شوق سے کرنے لگے۔ قلب و باطن کی کیفیت بدلی اور حق کی معرفت نصیب ہوئی۔ ایک مرتبہ حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ حضور مرشد کریم نے فرمایا ''ساجد بیٹا آپ شاعری کریں''۔ ساجد علی سروری قادری بیان کرتے ہیں ''میں یہ فرمان سنتے ہی سوچ میں پڑ گیا کہ میں تو زیادہ تعلیم یافتہ بھی نہیں ہوں اور شاعری کی ابجد سے بھی ناواقف ہوں شاعری کیسے کر سکوں گا لیکن یہ سوچا کہ مرشد کا حکم ہے کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔ لہٰذا ایک کلام لکھا اور حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔

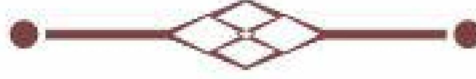
حضور مرشد کریم نے حوصلہ افزائی فرمائی اور اصلاح کے بعد مزید کلام لکھنے کا فرمایا''۔
ساجد علی سروری قادری مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان میں بھی شاعری کرنے لگے جس میں سے منتخب منقبتوں کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔
ساجد علی سروری قادری اپنی اس کوشش پر خود بھی حیران ہوتے ہیں کہ مرشد کامل اکمل کی بارگاہ نصیب ہوتے ہی وہ کیا سے کیا ہو گئے۔ جو بھی ملتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ ساجد بھائی آپ بہت بدل گئے ہیں۔ ساجد علی سروری قادری صاحب یہی جواب دیتے ہیں کہ یہ سب ان کے مرشد کامل اکمل کی نظرِ کرم ہے ورنہ وہ اس قابل نہ تھے کہ شاعری کر سکتے جو کہ ان کے فہم وگمان سے بھی بالاتر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہر ایک کو ایسے ہی مرشد کامل اکمل کی صحبت نصیب فرمائے کیونکہ ایسی پاکیزہ صحبت میسر آتے ہی نفس کا تزکیہ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور حق کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ اللہ پاک مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایۂ رحمت طالبانِ مولیٰ پر ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔ آمین



وہ اپنی شان میں کونین کے سردار بیٹھے ہیں

وہ اپنی شان میں کونین کے سردار بیٹھے ہیں
وہ رکھتے ہیں خبر سب کی عجب بیدار بیٹھے ہیں
لباسوں کو نہ دیکھو تم ذرا غور و فکر کر لو
بچشمِ دِل اگر دیکھو شہِ ابرار بیٹھے ہیں
حقیقت ایک ہے ہر آن میں ہر شان میں ظاہر
محمد مصطفیؐ دیکھو دیئے دیدار بیٹھے ہیں
جو دیکھا ہے بتاتا ہوں وہی تم کو سناتا ہوں
وہاں خود آپ بن بیٹھے یہاں خود آپ بیٹھے ہیں
وہ پہلے والا پہلا ہے نہ سمٹا ہے نہ پھیلا ہے
با حُسنِ مصطفیؐ دِلبر لیے دیدار بیٹھے ہیں
کہیں آدمؑ کہیں شیثؑ، کہیں موسیٰؑ کہیں عیسیٰؑ
کہیں پیر ہیں پیروں کے میرے سرکار بیٹھے ہیں
یہ جس کا سب پسارا ہے اُسی کا مال سارا ہے
یہ جس کا مال سارا ہے اُسی دَر یار بیٹھے ہیں
اچانک جس کے گھر اندر تیری تشریف آجائے
مکاں سے لامکاں فوراً وہ انساں یار بیٹھے ہیں
تیرے میخانے کے دیوانے ہیں مستانے شاہا تیرے
کدھر جائیں کہاں جائیں تیرے مے خوار بیٹھے ہیں

نہ شوق ہے بقا کا اب نہ خوف ہے فنا کا اب
تیرے در تیرے ساجد ہوئے سرشار بیٹھے ہیں



سلام در بارگاہِ مرشد

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام
میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام
بن کر خلیفہ آیا ہے اب اس جہان میں
ثانی نہیں ہے کوئی بھی تیرا جہان میں
ہے خالق کونین کی تصویر اس جہان میں
مالک مختار کی تنویر اس جہان میں
دلبر وہ عیسیٰؑ ہے جہاں مریمؑ نہیں کوئی
انسان ہے یہ وہ جہاں آدمؑ نہیں کوئی

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

نورِ جمال حق کا ہے دیدار عام ہے
حُسنِ ازل چمک رہا ہے دیدار عام ہے
لکھتا ہے قلم جو بھی یہ اس کا کام ہے
میرے مرشد کریم کا یہ فیض عام ہے
احسان کا بیاں نہ ہو میری زبان سے
ہر آن فیض جاری ہے ان کے بیان سے

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

لِیْ مَعَ اللّٰہِ آن ہے اور شان ہے تیری
روح اسم ہے میرا مسمّٰی ذات ہے تیری
میں نہیں مجھ میں میری ہستی ہے بس تیری

تیری ضیا ہوں میں اور روشنی تیری
جنت کا شوق اب نہیں دوزخ کا ڈر نہیں
خادم ہوں تیری ذات کا مجھ کو فکر نہیں

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

سن کون ہے اور کیا ہے بجز ذات مصطفیٰؐ
دیدارِ خدا عین ہے دیدارِ مصطفیٰؐ
یہ احسنِ تقویم ہے کہتی ہے یہ وفا
جاتا ہے وقت ہاتھ سے سب دیکھ لو خدا
ہر صفت کے پردے میں ہے بحرِ حقیقت
ہر آن میں ہر شان میں حُسنِ حقیقت

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

میم کے پردے میں تیرا راز ہے کوئی
کچھ نہیں پردے میں تیرا ناز ہے کوئی
اپنے گھر میں آپ ہی مہمان ہے کوئی
اب تیرے میرے درمیاں پردہ نہیں کوئی
سُو بسُو اور کُو بکُو نُورِ خدا ہے
نہ سر نہ منہ میرا تجھ سے جدا ہے

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

در تیرے جو بھی آیا ہے مقصود پا گیا
تسبیح تیرے ہی نام کی کرتا ہے جو پیا
کچھ نہیں جس کے سوا وہ ذات ہے پیا
خدا بھی کہہ رہا ہے دیکھ لو دیدار ہے دیا
میں تیرا عاشق ہوں تو محبوب ہے میرا

میں تیرا طالب ہوں تو مطلوب ہے میرا

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

میرے مرشد کریم نے مجھ پر کرم کیا

وحشی گلے لگا لیا پُرنور کر دیا

اے یار تیرے پیار نے مخمور کر دیا

تیری نگاہِ ناز نے بھرپور کر دیا

زبان میری ہے مگر اظہار ہے تیرا

خدا یہ کہہ رہا ہے دیکھ لو دیدار ہے دیا

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

جو خاک پائے پیر ہے اکسیر بن گیا

اُس مالکِ کونین کی تنویر بن گیا

غور سے اگر دیکھو تو فقیر بن گیا

ہر زباں پہ بولتی تقریر بن گیا

کامل سے جڑ گیا ہے جو وہ فیض پا گیا

کامل ولی ملا جسے وہی راز پا گیا

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

ہر اسم میں ہر جسم میں ہر قسم میں ہے تو

ہر گل میں ہے بلبل میں ہے گلزار میں ہے تو

اوّل بھی ہے آخر بھی ہے ظاہر بھی تو باطن بھی ہے تو

ہر شان میں ہر آن میں جلوہ نما ہے تو

ساجد تو تیرے علم کی تفسیر ہے کوئی

بیشک تیرے ہی علم کی تعبیر ہے کوئی

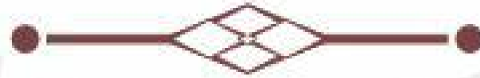
میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

حُسنِ ازل جو دیکھا تو دیکھا ہے آنکھ سے
اللہ نبی کا دیکھ لو دیدار آنکھ سے
آنکھوں نے نشہ پایا تو پایا ہے آنکھ سے
دلبر کا راز پایا تو پایا ہے آنکھ سے
نزدیک ہے نہ دور ہے دلدار آنکھ سے
گھائل ہوا ہے ساجدؔ خستہ بھی آنکھ سے

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام

آنکھیں ہی پاتی ہیں معراج آنکھ سے
آ دیکھ لے دیدار کی بہار آنکھ سے
ساجدؔ نے تیر کھایا تو کھایا ہے آنکھ سے
سنتا سمجھتا کرتا ہے گُفتار آنکھ سے
چوم لو مردِ خدا کی خاک کو اے میرے دوستو
حضرت حق حضرت انسان ہے اے میرے دوستو

میرے مرشدی سلام میرے مرشدی سلام



اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور

اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور
کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا کا بھید کُھل گیا
بے صورت کا صورت میں راز کُھل گیا
دیدار کے لیے ہم آئے ہیں حضور

اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

ابتدا عشق کی پہلی اذان آپ ہیں
کُنْ فَیَکُوْن کی زبان آپ ہیں
اللہ کی جو شان ہے شانِ حضور

اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

اللہ کے جانِ جاناں دو جہان کی جان
ہر طرف ہے جلوہ محبوبِ رحمان
دیدارِ خدا عین ہے دیدارِ حضور

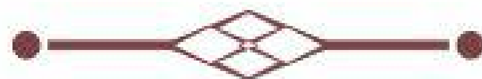
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

محفل ہے حضور کی اللہ نے ہے سجائی
اُٹھ گئے ہیں پردے آگئی خدائی
ہر ہر جہان میں ہو گیا ظہور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

فقر کا خزینہ میرے مرشد کا ہے سینہ
سلطان العاشقین روشن ہے نگینہ
عاشقوں کے دِل کی دھڑکن اور سرور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

سلطان محمد ہیں سلطان العاشقین
شبیہ غوث بھی سلطان الذاکرین
ہو گئے ہیں ظاہر میرے حضور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

مرشد میرا دین ہے مرشد ہے ایمان
مرشد میرا جسم ہے مرشد میری جان
میں مرشد کا طور ہوں میرا مرشد نور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور



میرا سجدہ ہو تیرے در کی خاک پر ساقی

میرا سجدہ ہو تیرے در کی خاک پر ساقی
ہوا ابلیس حیراں میرے اس ادراک پر ساقی
کیا کروں ذکر بیاں عالی ذات کا ساقی
آدم و جن و ملائک جھکے افلاک پر ساقی
شبہ عرشِ بریں بشکل مصطفیٰؐ عالی
تیرا درویش فدا اس شبیہ پر ساقی

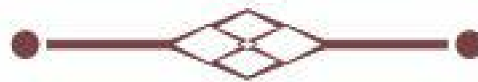
حق نے بخشا ہے تجھے تاجِ خلافت عالی
نورِ وحدت سے ہے کثرت کی شہادت عالی
تیرے دربارِ حق میں ہے یہی التجا عالی
لِیْ مَعَ اللّٰہِ کی حضوری میں رہوں بحرِ ولایت عالی
نہ رہے خوفِ فنا نہ بقا کا شوق ہو عالی
اب ہو نظرِ کرم اس غمناک پر اے ساقی

اے شاہِ کون و مکاں بے کنارا بے اشارا ہے
مصور حُسن ہے تو وحدت کا نور سارا ہے
رکھ مجھے اپنی ضیا میں اَب اِک تیرا سہارا ہے
اسمِ اعظم ہے تو اور سب تیرا اشارا ہے

ہے مجھے تقویٰ تمہاری ہی ذات پر ساقی
تیرے موسیٰ کا ہے نقشہ تیری پوشاک پر ساقی

آئینہ رحمان ہے تو اللہ کا نور ہے ساقی
بادشاہِ دو جہاں، مسجودِ مخلوق ہے ساقی
ہم برے ہیں بھلے تیرے ہی تو ہیں ساقی
غلط کاروں کے لیے تو غفار ہے ساقی
نُورٌ علیٰ نُورٍ ہے تو صاحبِ لولاک ہے ساقی
یہ بھی سچ ہے کہ تو بیباک ہے تو پاک ہے ساقی

مظہرِ ذات خدا انسان ہے ساقی
قبلہ ہے خلق کا ایمان ہے ساقی
رازوں کا راز ہے رحمان ہے ساقی
تیری مدہوشی میں سارا جہان ہے ساقی
دانا ہے بینا ہے تو رحمت کا اک خزینہ ہے
جز تیرے کچھ نہیں در تیرا بس مدینہ ہے



شانِ مرشد خانہ

اَج ذکر کراں میں فقیر دا
در مِل گیا کامل پیر دا
سانوں ملیا پیر سوہارا اے
جیندا عرش فرش چمکارا اے
لولاک دا مالک سارا اے
جیندے سِر تے تاج پیارا اے
دِل رُوح دا ایہو نعرہ اے
محبوب خدا دا سارا اے
دیدار خدا دا پیارا اے
کھولے ساجد راز نیارا اے
کھلا فیض میرے اَج پیر دا
اَج ذکر کراں میں فقیر دا
در مِل گیا کامل پیر دا
سلطان محمد شکل نورانی اے
لِلّٰہ چہرہ ذات حقانی اے
ہے فقر دا شاہ سلطانی اے
اللہ پاک دی خاص نشانی اے
کِتے وِسدا شاہ جیلانیؒ اے

کتے باھُوؒ، اصغرؒ جانی اے
میرا مرشد نُور نورانی اے
جدی چلدی گل جہانی اے
تکو چہرہ بدر مُنیر دا

اَج ذکر کراں میں فقیر دا
در مِل گیا کامل پیر دا

میرا علم قلم عرفان میرا مرشد
میرا دین ایمان میرا مرشد
میرا جسم تے جان میرا مرشد
میرا مان تران میرا مرشد
میری ذات صفات میرا مرشد
میری ساری کائنات میرا مرشد
میری ساری حیات میرا مرشد
میری ساری بات میرا مرشد
رنگ چڑھ گیا مینوں پیر دا

اَج ذکر کراں میں فقیر دا
در مِل گیا کامل پیر دا

مکھ مرشد سجر سویرا اے
جینوں ویکھیاں دُور ہنیرا اے
معشوقِ خدا دا چہرا اے
ایدے باجھوں کوڑ سویرا اے

اے کامل مَرد دَلیرا اے
رکھے درد منداں ول پھیرا اے
جیہڑا بولے سخن چنگیرا اے
ویکھو سامنے بیٹھا کیہڑا اے
جنے میں ول پایا پھیرا اے
جنے دل وچ لایا ڈیرا اے
جیندے ہتھ وچ ہتھ میرا اے
اے سچا مرشد میرا اے
اَج ذکر کراں میں فقیر دا
در مِل گیا کامل پیر دا

جدوں یار دی نظر نگاہ ہووے
وچ ہستی دے ہستی فنا ہووے
اِک پَل وچ اوتے اگاں ہووے
جیندا صدق یقین پکاں ہووے
میرے پیر نوں جیہڑا جان گیا
او اپنا آپ پچھان گیا
کر جان اپنی قربان گیا
میرے پیر دی بن او جان گیا
اُچا دَر ہے میرے پیر دا
اَج ذکر کراں میں فقیر دا
در مِل گیا کامل پیر دا

سلطان نجیب دا پھڑیا پلا اے
سانوں مل گیا یارو اللہ اے
جیہڑی اکھ وچ شک رہندا اے
اونوں ہر پاسیوں گھاٹا پیندا اے
کر اکھ نوں صاف تُو اَج بیلی
تینوں دِسے گا اللہ اَج بیلی
جینوں اجے وی یارو دسیا نئیں
او اپنی نیت ویکھ لوے
اساں جگ وچ ڈھول وَجا چھڈیا
جنہاں ربّ نوں ویکھنا آجاوَ
اک میم دا جیہڑا پردا سی
اج ربّ نے او وی لا چھڈیا
اَج یار نے حج کرا چھڈیا
ربّ سانوں یار ملا چھڈیا

اَج ذکر کراں میں فقیر دا
در مِل گیا کامل پیر دا



مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

مرشد میرا سبحان اللہ
بسم اللہ تے اسم اللہ
سلطان محمد ہے وَجہہ اللہ
محبوبی کامل ماشااللہ
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

سلطان محمد ہے نورِ کامل
وچ بشریت ہے انسانِ کامل
ایہو وچ بسم اللہ شامل
ایہو کردا فانی فی اللہ
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نُور تجلّہ

بے صورت وچ صورت آیا
بے رنگ نے رنگ چُولا پایا
نجیب الرحمٰن نام دھرایا
اے بھید انوکھا اللہ
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

بے صورت دی سوہنی صورت
اس صورت وچ من موہنی صورت
دور کرے اے غیر دی صورت
بن رہبر آیا میرا اللہ
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

سلطان محمد نے آن بلایا
نال پیار دے کول بٹھایا
کلمہ حق دا آپ پڑھایا
کیتی میری خوب تسلّہ
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

مرشد سوہڑے بھاگ جگاوے
مُردہ دِل سُتی روح نوں اُٹھاوے
وچھڑے یار نوں یار ملاوے
رہن نہ دیوے دوئی مُعلاّ
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

اندر ہے جو باہر دِسدا
باہر ہے جو ظاہر دِسدا
شکل وٹان دا ماہر دِسدا
ہر رنگ وچ یارا رنگ اولاّ
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

ہور نہ کوئی وچ جہان تمامی
شیشہ ربّ دا مرشد جانی
ثابت کیتا آیت قرآنی
دل مُومن دا عرش مُعلاّ

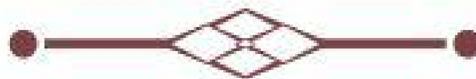
مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

صورت عالی پھبن نرالی
میرے مرشد میرے والی
نہ رکھ جھولی میری خالی
بھر دے نال نور تجلّہ

مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ

مرشد ربّ دا نور تجلّہ
سامنے بیٹھا مار پَتھلّہ
سلطان محمد دا پھڑیا پلہ
ساجد یار نوں مل گیا اللہ

مرشد میرا سبحان اللہ سارا ربّ دا نور تجلّہ



سلطان محمد مرشد میرا

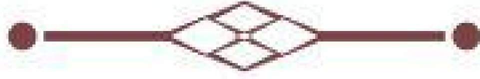
سلطان محمد شیخِ کامل فیض عالم نور زمانہ
وِچ زمین آسماناں اندر کامل مرد یگانہ
حضرت سلطان محمد یارو دم دم تھائیں تھائیں
نور حقیقت ربی خاصہ جس دی وچ نگاہیں
حضرت پیر سلطان محمد ہے نورانی یزدانی
اِسموں جسموں راز ربی ہے اسرار حقانی
صورت سیرت احد و احمد ہے خاصہ نُور ربانی
تاج فقر دا سِر تے پایا چہرہ 'للہ' خاص نشانی
جسم انسانی وچ حقیقت ہے واحد ذات ربانی
سب کچھ اس صورت دے اندر ایہ صورت راز حقانی
صراطِ مستقیم دا راہ ہے ایہ صورت سلطانی
مُکھ دلبر دا اسم اللہ ایہو خاص نشانی
مَن موہن اکسیر نگاواں دَسے سانوں راہ عرفانی
کامل اکمل مرشد ملیا جسدی کل تے ہے سلطانی
اے صورت نور حقیقت ربی مظہر یار یگانہ
جیہڑا ویکھے اس صورت تائیں ہووے مست دیوانہ
یار یگانہ مرد ہے کامل نجیب الرحمٰن سائیں
مخفی گنج اسرار تمامی سبھ کھولے میرے تائیں

ہر ہر جلوہ ذاتِ الٰہی آوِچ تو کامل
کامل دِلے وچ نور اللہ دا ہور نہ کوئی شامل
راز اسرار دو دَم والے اس صورت نظری آون
ہر رنگ ہر عکس دے اندر ایہو شور مچاون
تاج حقیقت سرورؐ عالم اس صورت نے پایا
عین العین نبیؐ دا حلیہ وچ مرشد دے پایا
ایتھے اوتھے ظاہر باطن اوّل آخر مرشد جانی
تاج لولاکی سِر تے پا کے آیا میرا مرشد جانی
پڑھو کتاب حقانی یارو باطن دے وچ وڑ کے
راز ربانی ملدے سارے مُرشد دا لڑ پھڑ کے
مرشد باجھوں ایس فقر دا کوزہ ہتھ نہ آوے
کوزے وچ سمندر سماوے جَد مرشد کرم کماوے
چوداں طبقاں مرشد جانی بس تیری ہے سلطانی
کیہڑی کیہڑی دساں اَج مَیں تیری خاص نشانی
راہ فقر وچ جیہڑا آوے کردا گل سیانی
درد عشق دا جاری مینوں دنیا سمجھے کوڑ کہانی
لکھ ہزاراں جلوے مارے وچ میخانے آ کے
مست الست شرابی کیتا طہوری جام پلا کے
میخانے وچ پیر مغاں نے آن کے ڈیرہ لایا
جام طہوری دے کے سبھ نوں اپنا رنگ چڑھایا
کامل نقشہ کھچ کے اپنا اس محفل اندر آیا

رنگا رنگ ہر رنگت اندر اپنا رنگ سجایا

مسجد، مندر میخانے اندر ہر جا ڈیرے لائے

سچے عاشقاں اتے ساجدؔ ذاتی نور چڑھائے



مُرشدِ کامل

قبلۂ عالم رحمتِ عالم سلطان محمد مرشد کامل
نورِ حق ہے حُسنِ ازل ہے سلطان محمد مرشدِ کامل

سلطان محمد اصغر علیؒ کی عین بعین صورت بحرِ حقیقت
سلطانِ مُبیں ہو امامِ فقر ہو سلطان محمد مرشد کامل

ذاتِ ربانی کا مظہر تمہیں ہو آبروئے دونوں جہاں ہو
ہر ہر زماں میں ہر ہر مکاں میں سلطان محمد مرشد کامل

تیرا ہی جلوہ ہر آن میں ہے تیری شان ہر شان میں ہے
بحُسن دَلبراں چمکتا ہے تو ہی سلطان محمد مرشد کامل

کچھ بھی نہیں ہے تجھ بن میرا لیکن بھروسہ فقط ایک تیرا
اسم و مسمّٰی ہے ذات تیری سلطان محمد مرشد کامل



کلام

احمد علی سروری قادری

(اُوچشریف)

تعارف

احمد علی سروری قادری ولد محمد سعید اوچشریف ضلع بہاولپور کے رہائشی ہیں اور ملازمت کے سلسلے میں اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ بچپن سے ہی صوفیا کرام خاص کر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ سے عقیدت و محبت رکھتے تھے اس لیے اکثر والد صاحب کے ہمراہ دربار حضرت سلطان باھُوؒ پر حاضری کے لیے جاتے۔ سلطان باھُوؒ کے ابیات بچپن سے ہی بہت محبت سے سنتے رہے۔

مرشد کامل اکمل کی تلاش میں بہت سے روایتی پیروں کے پاس گئے لیکن جس فیض کے متعلق سلطان باھُوؒ کی تصانیف میں پڑھا تھا اور جس کی تلاش تھی، نہ پا سکے۔ ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کے توسط سے اکتوبر 2014 میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات کی نعمت حاصل کی۔

بیعت کے بعد باطن میں ہونے والی تبدیلی کے متعلق احمد علی سروری قادری بیان کرتے ہیں ’’جس دن سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہو کر گھر آیا اور اگلی صبح بیداری کے بعد مرشد کریم کی مہربانی سے میرے باطن پر جو اثرات مرتب ہوئے اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اب میں فقیرِ کامل کے دستِ اقدس پر بیعت ہوا ہوں‘‘۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے باطنی فیض اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے باطن میں تبدیلیاں آنی شروع ہو گئیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بے پناہ مہربانیوں میں سے ایک مہربانی شاعری کی نعمت بھی ہے جس کے متعلق احمد علی سروری قادری بیان کرتے ہیں:

’’اس سے پہلے میں نے کبھی بھی شاعری نہیں کی۔ میری تعلیم بھی میٹرک ہے۔ میری شاعری کے الفاظ میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی جو شان بیان ہوئی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ میرے الفاظ اور میری سوچ نہیں ہے بلکہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ میرے ہادی و رہبر

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور عطا ہے ورنہ میرے جیسا کم تعلیم یافتہ بندہ ایسے الفاظ ادا نہیں کر سکتا۔ اپنے مرشد پاک کی محبت میں غرق ہو کر جو الفاظ میرے دل پر اترتے ہیں وہ میں قلم کی نوک سے گزار دیتا ہوں۔ جب یہ الفاظ مجھ پر اترتے ہیں تو میں آپ سوچتا ہوں کہ میں کیا ہوں اور یہ کیا لکھ رہا ہوں یہ سب کچھ میرا نہیں بلکہ کوئی ذات مجھ سے یہ سب لکھوا رہی ہے۔ بے شک وہ ذات میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی ہیں۔ یہ سب ان کی عطا ہے میرا کوئی کمال نہیں۔''



سی حرفی در شان

سلطان العاشقین
حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن
مدظلہ الاقدس

الف اللہ دی معرفت جیں کروائی سانوں، میرے مرشد تیرا لکھ احسان اے
تیری پاک نگاہ جدوں سانوں پاک کیتا، اندروں دِسیا ربّ رحمان اے
ذکر یاھُو نال ہوئی سانوں، مجلس پاک محمدؐ دی پہچان اے
جنت دوزخ تے دنیا نوں اوہ کی جانن، جنہاں دا مرشد نجیب الرحمٰن اے

الف اَج میری اپنی پہچان مُکی، ہُویا ظاہر نجیب الرحمٰن اے
ہُویا ظاہر تے میں وی ویکھ لیا، جنہوں لبدا کُل جہان اے
عَبد تے ھُو دا پینڈا مُکا، بن آیا عَبدُہٗ دی شان اے
کوئی بشر آکھے کوئی نُور آکھے، ہر کسے دا اپنا اپنا گمان اے

ب بڑے اوکھے ہاں نفس پلیت کولوں رکھیں آپ سوہنیا دھیان اے
اُتوں شیطان تے دنیا اوندے سنگ رلی، تے آن بُھلایا نیں انسان اے
کریں معاف بدیاں توں آپ سائیاں، رکھدے طالب تیرے اے مان اے
اس زمانے وِچ ہادی صرف اِک لوکو جیہڑا عاشقاں دا سلطان اے

پ　پریت نہیں عشق اے تیرا' جیں لُٹیا میرا ہر ارمان اے
تیرے ہجر دے مزے وی اولڑے ہن' تیرے وصال توں جِند قربان اے
رہویں ہر ویلے میرے دو نیناں وِچ' جدائی سوچ کے نکلے جان اے
صورت بے صورت دی ویکھ لئی' کر کے پہچان نجیب الرحمٰن اے

ت　تیری ہر روز دی نوی شان دی' کراں تعریف رکیویں بیان اے
جیں ویکھ کے وی تینوں نئیں منیا' اوہو ابوجہل جیہیا انسان اے
ذکر تیرے نوں ہر تھاں بلند کتیاں' ربّ فرمایا وِچ قرآن اے
اس فانی منہ کالی دنیا وِچ' احمد میرا آسرا نجیب الرحمٰن اے

ٹ　ٹُٹ جاندا اے تالا نفس والا' کرے نظر جے نجیب الرحمٰن اے
نفسانی مرضاں دا اے طبیب سوہنا' نبض پھڑدا نہ ایہہ لقمان اے
تیرا فیض اَج جگ وِچ عام ہویا' اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ تیری شان اے
احمد نوں اپنے حسن دی خیرات بخشو' فقط اِک قطرہ فقر انعام اے

ث　ثابت نال یقین ہویا مینوں' رتبہ ملیا اس عاشقاں دا سلطان اے
پہلی رونق وچ مدینے لگی تخت سجیا وچ کعبے نال کل سلطان اے
ہوئے جلوہ افروز محمدؐ سوہنے نال' کل ولیاں تے صحابہ اکرام اے
شیخ عبدالقادرؓ تے سلطان باھوؒ، سلطان اصغر علیؒ کیتا اعلان اے
تاج دتا محمدؐ پوایا اصغر علیؒ، بنیا دلہا فقر دا نجیب الرحمٰن اے
جنہاں ایہدے ہتھ وچ ہتھ دتے، احمد دو جہانیں اوہناں نوں امان اے

ج جیہڑے حقیقتِ محمدیہ تو انجان رہے، دُور رہے اوہ ربّ الرحمٰن اے
مَنْ رَاٰنِیْ جو فرمایا پاک محمدؐ، رہیا زمانہ اس توں وی انجان اے
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ، سوہنے نبی دا ایہو فرمان اے
وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ، صاف دَسدا پیا سانوں قرآن اے

چ چن فقر دا چڑھدا اے تے، ہوندا روشن کُل جہان اے
اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کہہ کے سانوں، نبیؐ دَسی فقر دی شان اے
اس فقر دی خاطر کل نبیاں وچوں، پاک محمدؐ دی وڈی شان اے
جنہوں فقر پاون دا چا ہووے، ملے آن اوہ مرشد نجیب الرحمٰن اے

ح حالوں بے حال عشق تیرے کیتا، چُھٹ گیا اے دلبر جہان اے
ڈر دوزخ مُکا لذت دنیا جنت چھٹی، انہاں چیزاں تو ہوئے انجان اے
لذت تیرے قرب و دیدار دی اولڑی اے، واقف اس توں نہ ہر انسان اے
سوہنا نجیب الرحمٰن ایہہ نعمت بخش مینوں، رہویں ہر ویلے توں وِچ دھیان اے

خ خیال تیرے ای میری ڈھال بن دے، غلبہ کردے جدوں نفس شیطان اے
قادر ہر اَمر تے ذات تیری، دیویں ہر مشکل توں امان اے
تروٹاں ساریاں نوں کریں آپ پورا، کل راز جانے توں زمین و آسمان اے
تالا شریعت دا میتھوں نہیں کُھلدا، نجیب الرحمٰن اَج توں ای زمانے دی جان اے

د درد منداں دا تُوں دارو ایں، روحانی مرضاں دا لقمان اے
بارگاہ تیری وِچ جیہڑے آوَن طالب، بناویں روشن ضمیر انسان اے
وراثت حسنؓ ابنِ علیؓ وچوں تُوں فقر پایا، بنیوں لاڈلہ شاہِ جیلانؒ اے
احمدؔ تیرا مرشد نجیب الرحمٰن زمانے تے، سوہنے اللہ دا احسان اے

ڈ ڈول نہیں توں رِہ قابو احمدؔ اے عشق دا وی اوکڑا امتحان اے
مال و زر تے گھر لوٹاناں پوندا، نہ رکھ پیاری اپنی جان اے
حسین ابنِ علیؓ زمانے نوں دس دِتا، ہر شے کر کے قربان اے
حسینؓ جیہیا نہ کوئی لاڈلہ باہُ، ہئی پاک محمدؐ دی جان اے

ذ ذکر اللہ، لِلّٰہ، لَہٗ، ھُو اسم ذات ہوئے، ھُو ذکراں دا سلطان اے
مقام احدیت پہنچائے کثرت وچوں، اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ بنائے شان اے
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ طریق ایندا، دسیا مرشد سلطان نجیب الرحمٰن اے
طریقہ ذکر یاھُو دا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ، کھول پڑھ لُو قرآن اے

ر رحمت بن کے توں آیا ایں، میری زندگی وِچ سلطان نجیب الرحمٰن اے
غفلت وچ ڈُبّے ہوئے انساناں نوں، دِتی آ کے تُوں نوی پہچان اے
حقیقت تیری نوں کوئی جاندا نہیں، اَج دا نفسانی انسان اے
اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ شان اے تیری، کھول حقیقت اپنی نہ رکھ انجان اے

ز زر زمین تے شاہیاں دنیا وِچ، کئی چھوڑ ٹُرے انسان اے
کئی قارون فرعون یزید شمرؔ کئی سکندر تے شاہجہان اے
ہو کے مسلم جیہڑا دنیا پوجدا اے، میری عقل اس تو حیران اے
احمدؔ ہو کے غیر اللہ دا ساتھی، تُوں کیویں سداویں مسلمان اے

س سخیاں وچوں وڈا نام اے تیرا، سخی سلطان نجیب الرحمٰن اے
خزانہ خاصاں دا کر عام دِتا ای، ونڈیں اسم اَللّٰہُ ہر انسان اے
ذکر یاھُو تصور اسم اَللّٰہُ، احمدؔ ملائے ہر نوں ربّ الرحمٰن اے
جیہڑے طلب تیری وِچ نہ صادق ہوئے، رہے فقر کولوں انجان اے

ش شہسوار فقر دا محی الدین جیلانیؓ ہویا اے، کل ولیاں دا حکمران اے
اُمتِ محمدیہ تے اٹھاراں ہزار عالم وِچوں، پیر عبدالقادرؓ افضل انسان اے
جیہڑا انہاں دی غلامی کر لیندا اے، دو جگ وچ اونہوں امان اے
احمدؔ ہر غم توں ایتھے پناہ مِلدی، بعد مرن دے لاھُوت مکان اے

ص صورت ویکھ تیری ربّ یاد آوے، جیویں سامنے بیٹھا رحمٰن اے
اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ دوسرا اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وچ حکم آیا قرآن اے
تیرے ہتھ وچ سوہنا ہتھ دے کے، ملی انہاں حکماں توں امان اے
سلطان نجیب الرحمٰن فقر دا رہبر اے، رُتبہ ملیا عاشقاں دا سلطان اے

ض ضرورت تیری دا سامان بندیا' ربّ کیتا اے پورا اس جہان اے
ہر نعمت کھا کے توں بُھل جانویں' بنیں اللہ کولوں انجان اے
ایہہ نفس تیرے دی پلیتی اے' ورنہ توں ہُویں لاھوتی انسان اے
جے نفس دا تزکیہ چاویں تُوں' بن جا سلطان نجیب دا دربان اے

ط طاقت نہیں کوئی ہور دوجی' جیہڑی رکھے ساڈا دیہان اے
نال نگاہ دے صاف بنائے' چھڑوائے نفس کولوں ساڈی جان اے
تیرا عشق ساڈا سرمایہ اے' اِس دنیا تے اَگلے جہان اے
نجیب الرحمٰن حقیقت وِچ' کملے احمؐ علی دی تُوں جان اے

ظ ظاہر ہو کے احد بنیا احمدؐ' م احمد دی بنی پہچان اے
وحدت وِچ تاں ذات احمد ہوئی' کثرت وِچ محمدؐ دی شان اے
مَنْ رَأٰنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقّ فرمایا سوہنے' آپ کیتی ہس دنیا حیران اے
نال صدق جنہاں اے گل منّی' ہوئے ابوبکرؓ عمرؓ علیؓ عثمانؓ اے

ع عشق نماز جد کامل ہووے لوکو' رہوے ہور نہ کوئی دیہان اے
سبحان اللہ شیخ اپنے وِچ ہو فانی' بن آپ گیوں اصغر علیؒ سلطان اے
اصغر علیؒ اَج وی زمانے وِچ ہے لوکو' صورت وِچ سلطان نجیب الرحمٰن اے
جیہڑا اِینہوں اوہدے توں غیر جانے' بنیاں اوہو مطلق شیطان اے

ع عرفان نفس دا نہ ہر کوئی جانے' مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ دی نہ پہچان اے
آسمانی بیٹھے نوں ہر کوئی لبدا اے' اندر بیٹھے توں ہر کوئی انجان اے
وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ' بندیا پڑھ کے کر توں اپنی پہچان اے
امارہ توں مطمئنہ پہنچائے جیہڑا، اوہ مرشد کامل اکمل نجیب الرحمٰن اے

غ غوث الاعظمؓ دا شبیہ تے لاڈلہ اے' سلطان اصغر علیؒ دی جان اے
ہر حکم شیخ دے توں جان دِتی' بنیوں خادم اصغر علیؒ سلطان اے
میرے جیہاں منہ کالیاں نے' تیرے وچوں ویکھ لیا حق باھُوؒ سلطان اے
انہاں ساریاں نوں لوکو اِک سمجھو' باھُوؒ اصغر علیؒ نجیب الرحمٰن اے

غ غلطیاں میریاں معاف چا کر سوہنیا' تیرے در آیا اِیہہ نادان اے
تیری شان جیہی نہ شان کوئی' واسطہ من اصغر علیؒ سلطان اے
ہووے قلب سلیم عطا مینوں' رہواں ہر دم تیرے دھیان اے
نجیب الرحمٰن دی کی گل کراں اَج' روشن اس توں جہان اے

ف فقر لَایُحْتَاجُ ہویا اے احمدؐ' رکھے غرض نہ کسے انسان اے
فقر نوں سوہنے محمدؐ فخر بنایا' اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ فرمان اے
وَالْفَقْرُ مِنِّیْ کہہ کے سوہنے' بخشیا رتبہ عظیم الشان اے
اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ رتبے دی پہچان' سلطان نجیب الرحمٰن اے

ق قتل معشوق دے عاشق من دے، کیا جانن نفسانی انسان اے
قرار نہیں تیرے دیدار بناں، تیرا ہجر مکائے اساڈی جان اے
قرب حضوری اسی پاون لئی، تیرے در آئے نجیب الرحمٰن اے
جان حوالے کیتی تیرے احمدؐ، جد پڑھیا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ قرآن اے

ک کریں غور جے اپنے ساہواں وِچ، اس تے کی اختیار تیرا انسان اے
شہ رگ تو نزدیک بیٹھے دی، کریں کیوں نہ بندہ پچھان اے
جد ایندے سوا کوئی موجود نہیں، چھڈ تکرار توں میں دی انسان اے
ذات مرشد نجیب الرحمٰن وچ احمدؐ ہو فانی، تینوں دِسے ربّ الرحمٰن اے

گ گُلاں وِچوں اک لالہ بنیوں، باغ اصغر علیؒ سلطان اے
نال حق الیقین دنیا ویکھ لیا، بنیوں صورت اصغر علیؒ سلطان اے
ونڈیں چار چکوٹ تے فیض اپنا، وانگ سخی اصغر علیؒ سلطان اے
بنے عاشق اللہ دے بہت لوکؤ، سلطان العاشقین ہویا نجیب الرحمٰن اے

گ گزرے عمر میری تیرے قدماں وِچ، کوئی ہور نہ میرا ارمان اے
جیہڑے تیرے ہو کے جیندے نے، ہوئے دکھ دنیا توں انجان اے
مجلس پاک محمدؐ پہنچائے سوہنا، جے لڑ پھڑیے نجیب الرحمٰن اے
اے رہبر وسدا شہر لاہور، مصطفیٰ ٹاؤن ایندا مکان اے

ل لائیاں دی توں سوہنا قدر جانے' لجپال مرشد نجیب الرحمٰن اے
کسے وقت وی نہ توں مُکھ موڑیں' رکھیں ہر طالب دا مان اے
دیویں روگ مکا سارے احمد دے' تیری ذات بڑی مہربان اے
ہووے خاص عنایت تیری رحمت دی' نہ ہور کوئی میرا ارمان اے

م مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا والی موت ملے' میرے مرشد نجیب الرحمٰن اے
خواہشاں دنیا دیاں پریشان کرن' چھڑوا نفس شیطان کولوں جان اے
اس دنیا نال نہیں دل ساڈا' تیرا عشق ای ساڈا مان اے
احمد دا عشق سلامت رکھیں دلبر' تینوں واسطہ باھوؒ سلطان اے

ن نَحۡنُ اَقۡرَبُ پڑھ کے نیڑے لدھا' جیہڑا دِسدا ہئی دور آسمان اے
ظاہر باطن وچ اوہ نظر آوے' حقیقت جانے جے کوئی کامل انسان اے
اسم اَللّٰہُ دی کر تلقین سانوں' مرشد کیتی منزل آسان اے
راہ اندر اپنے دا کھوج بندیا' رہبر لے کے نجیب الرحمٰن اے

ن نفس امارہ دی پیروی نوں' شرک دَسدا پیا قرآن اے
جیہڑے بچ گئے ایندے دھوکے توں' ہوئے غیر کولوں انجان اے
اساں نفس دے دھوکے بہوں کھادے' مرشد کروائی ایندی پہچان اے
مطمئنہ دی حالت بخشے جیہڑا احمد، اوہ مرشد نجیب الرحمٰن اے

و وقت آخیر جدوں میرا آجاوے، رہویں دور نہ سلطان نجیب الرحمٰن اے
آخر دنیا چھڈنی پیندی اے، چکھنا موت دا ذائقہ ہر انسان اے
حد دنیا دی آپ چا پار کروا، ہتھیں بدلیں تو میرا جہان اے
وت دنیا تے احمد نہیں آؤنا، بنیں مالک میرا توں اگلے جہان اے

ہ ہر کرم تیرے تے میں شکر کراں، غافل تیتھوں نہ رہواں اس جہان اے
ساہ میرا جیہڑا آوے جاوے، تیرا کلمہ پڑھے نجیب الرحمٰن اے
کھول سیر طبقانی رہواں لامکانی، کوئی ہور نہ میرا ارمان اے
اس جز نوں سوہنا کُل بنا، تیرا رتبہ عالی شان اے

ی یاری لا کے بے پرواہ دے نال، نہ کریں اپنی خودی دا مان اے
لایحتاج اے ذات اوندی، کریں شک تے دین زیان اے
آستانے اوہندے سر رکھ کے، مٹا اپنے اندروں کُل کفران اے
سلطان نجیب الرحمٰن کر نظر کرم دی، احمد ہووے کامل اہلِ عرفان اے

☆☆☆☆☆

ہویا اللہ دا احسان نجیب الرحمٰن آیا

ہویا اللہ دا احسان نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا
طالب ویکھن نور نظارے چن فقر دا لاٹاں مارے
ہویا روشن کل جہان نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا
حضرت فاطمہؓ کرم کمایا' مولا حسنؓ دا رنگ چڑھایا
دتا سوہنے محمدؐ تاج نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا
سلطان العاشقین رتبہ پایا، اصغر علیؒ تاج پوایا
ہوئے خوش باھُوؒ سلطان نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا
شبیہ غوث دا لقب پایا شان فقر دی اکھوایا
کیتی دنیا اس حیران نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا
2001ء سال جو آیا' 21 مارچ ربّ کرم فرمایا
ملی فقر دی اس نوں کمان نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا

عاشقاں وچوں رتبہ پایا عاشقاں دا سلطان سدایا
رکھن عاشق اس دا مان نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا

جیویں چن دے نال تارے، ویکھو نجیب دے عاشق سارے
جیویں جھک آیا آسمان نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا

احمدؔ عشق ایہدے وچ رُل گئے، دنیا دے سب رشتے بھُل گئے
رہے یاد نہ دونویں جہان نجیب الرحمٰن آیا
ویکھو چن محمدیؐ چڑھیا تے تکن جہان آیا

☆☆☆☆☆

ایہہ چن فقر دا سوہنا اے‘ اس جہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

ایہہ چن فقر دا سوہنا اے‘ اس جیہیا نہ ہور کوئی ہونا اے
ایہہ سوہنا اے من موہنا اے‘ اس جیہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

کیوں اوہ تیرے تو غیر رہوے‘ جیہڑا ناں تیرے توں مردا اے
رکھیں نظر کرم دی ہر ویلے‘ جیہڑا ناں تیرے توں ٹھردا اے
دے ذات اَللّٰہُ دا ذکر اونوں‘ کریں دور چا ہر اک پردا اے
ایہہ چن فقر دا سوہنا اے‘ اس جیہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

کراں ذکر تیرا میں دم دم وِچ‘ رہواں غیر کولوں میں ڈردا اے
جیہڑا غیر تیرے دا ساتھی اے‘ نہیں ویہڑے تیرے او وڑدا اے
کر نظر کرم دی کرو واصل‘ جیہڑا تحریک فقر نال کھڑدا اے
ایہہ چن فقر دا سوہنا اے‘ اس جیہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

جد کھلی حقیقت طالباں تے‘ ہر طالب مان پیا کردا اے
مُکھ چن بدر دیاں لاٹاں نے‘ اَج روشن جہان پیا کردا اے
تیری دید دے وِچ ہو گُم جاندا‘ جیہڑا آن تیرے نال ملدا اے
اے چن فقر دا سوہنا اے‘ اس جیہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

اَج صورت اُس بے صورت دی، اکھیں نال پئی وِیکھن ملدی اے
کدی لامکاں جیہڑا رہندا سی، اَج ایس جہان پیا دِسدا اے
ایہندے مکھ مہتاب نوں ویکھ کے، اَج ہر طالب حج پیا کردا اے
ایہہ چن فقر دا سوہنا اے، ایس جیہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

کیوں اُوہلے لک بہناں اے کھُلا راز تیرے دا پردا اے
جنہوں مکے گیاں وی نہیں دِسدا اے، او لاہور شہر آ وڑ دا اے
وحدت روڈ تے مصطفیٰ ٹاؤن، ایہندا ڈیرہ ہر ویلے پیا چلدا اے
ایہہ چن فقر دا سوہنا اے، اس جیہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

☆☆☆☆☆

التجادر بارگاہِ مرشد

میرے بھاگ جاگن جے میرے گھر آویں
میرے ویہڑے پیر توں پا جانویں

تیرے ادب دے وِچ مینوں ربّ ملیا
رحمت اپنی دا پیر اَج لا جانویں

ہر ویلے سڑدی سِکدی جندڑی نوں
روحِ کائنات نال ملا جانویں

سلطان محمد میرے وچ بس تُو ہویں
میری اپنی ہستی نُوں مٹا جانویں

تے اَج بہہ کے سوہنا دلبر کول میرے
میری دید والی سِک مکا جانویں

تیرے مُکھ مہتاب نوں ویکھدا رہاں
میری عبادت نُوں چمکا جانویں

میرے اندروں بیٹھے ہوئے چور دی اج
بُگّی مروڑ کے ہتھ پھڑا جانویں

میرے ساہ تے زندگی دا توں مالک ایں
لجپال میری یاری خُوب نبھا جانویں

وقت آخیر میرے سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن
آویں ضرور تے دکھ احمد دے مٹا جانویں

☆☆☆☆☆

میرا مرشد فقر نشانی اے

میرا مرشد فقر نشانی اے
اصغرؒ خاص نشانی اے
ایہندا فیض لوکو سلطانی اے
پیارا عبدالقادرؒ جانی اے
مکھ ایہندا للہ نشانی اے
فرزندِ بتولؓ میرا جانی اے
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
تحریک دعوتِ فقر دا بانی اے
جیہڑا تکے نہ رہے نفسانی اے
وارث فقرِ محمدؐ جانی اے
اکھ ھُو دی خاص نشانی اے
ایہہ مظہر ذاتِ ربانی اے
جدوں کردا ایہہ مہربانی اے
نجیب الرحمٰن لال یمانی اے
ہر کوئی پہنچے لامکانی اے
جیویں قرآن کتاب آسمانی اے
دوجہاں ایہدی حکمرانی اے
احمدؔ ایہہ ذات نہ فانی اے

اس ذات دا نہ کوئی ثانی اے
ایہہ گل بڑی حیرانی اے
باھوؒ دا فیض رسانی اے
میرا مرشد فقر نشانی اے
عبداللہؒ دا دلبر جانی اے
ایہندا فیض لوکو سلطانی اے

☆☆☆☆☆

مرشد دا عشق میرا دین ایمان ہویا

مرشد دا عشق میرا دین ایمان ہویا
نماز روزہ حج زکوٰۃ توحید قرآن ہویا
مرشد دا دیدار لکھ کروڑ حج میرے
مرشد دا چہرہ پڑھنا میرا قرآن ہویا
مرشد دا ذکر تصور نمازاں میریاں
روزہ میرا مرشد دا ہجر فراق ہویا
خرچ مرشد دے حکم تے زکوٰۃ ہوندی
پہچان مرشد نوں توحید دا فرض ادا ہویا
یار نہ ہون اکھیں تے سورج کی ویکھنا
مرشد بناں نہ کدی ربّ دا دیدار ہویا
جیہڑا آکھے مرشد دی نہیں لوڑ مینوں
ربّ اگے وانگ ابلیس اوہ بے مراد ہویا
بیڑی ہو کے سوار لوکو روز ویکھدے او
بناں ملاح نہ کدی دریا پار ہویا
احمد دتی جا سجدے مرشد کریم دے بوہے
یار راضی تے ربّ راضی حکم وچ قرآن ہویا

☆☆☆☆☆

کِناں لفظاں نال تیری شان لکھاں

کِناں لفظاں نال تیری شان لکھاں
میں ربّ تے نہیں جو قرآن لکھاں
میں روشنائی آں تیری دوات اندر
ہوواں قلم تے تیری شان لکھاں
تو نور ایں ساریاں صورتاں دا
میں تینوں مالک دو جہان لکھاں
توں وانگ سورج میں ذرہ ہاں
اپنی زندگی وی تیری امان لکھاں
لِیْ مَعَ اللّٰہِ دے مقام دا مالک توں
میں خاکی تیری کیویں شان لکھاں
دل سڑدا اے تیرے عشق اندر
کیویں کھول کے اپنی زبان لکھاں
میتھے شرع دے تالے لگ گئے نیں
کیویں حقیقت نجیب الرحمٰن لکھاں
احمد اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ اے شان ایہندی
کیویں کر میں ایہندی پہچان لکھاں

☆☆☆☆☆

مَن دی میں مُکا لے بندیا

مَن دی میں مُکا لے بندیا
ادب اخلاص اپنا لے بندیا

مرشد ملے سب کجھ ملدا
در مرشد دا پا لے بندیا

در مرشد دا خانہ کعبہ
حج ہزاراں بنا لے بندیا

مرشد ملے ربّ مل جاندا
ربّ دا راز پا لے بندیا

ادب عشق دی پہلی سیڑھی
وِچ ادب ربّ پا لے بندیا

کیوں مان تینوں علم اُتے
ابلیس جئے علم بھلا لے بندیا

ادب صفت نبیاں ولیاں دی
غرور من توں مُکا لے بندیا

میم الف دا پا کے چولا
محبوبِ اللہ اکھوا لے بندیا

ادب صدیقؓ، عمرؓ، عثمانِؓ، علیؓ
بے ادب ابوجہل اکھوا لے بندیا

صحبت نجیب الرحمٰن دی احمدؔ
طالباں نوں ربّ ملا دے بندیا

☆☆☆☆☆

ابیات/رباعیات

چڑھیا چن فقر دا تے ہوئی روشنائی
ہوئے دلاں دے دور ہنیرے نیں
بناں اکھیں سورج چن نہیں دسدے
ناں تے ایہ چڑھدے روز ہنیرے نیں
جس دل وچ چن فقر دا چڑھدا
ہوئے اس تھی دور ہنیرے نیں
مرشد نجیب الرحمٰن جیہیا ہور نہ کوئی
احمدؔ جگ وچ دعویدار بتھیرے نیں

☆☆☆☆☆

میں اُس حیاتی نوں یارو کی آکھاں
بنا مرشد جیہڑی لوگ گزار دے نیں
دڈّھ جتنا وی کڑھ کے لال ہووے
بناں جاگ نہ مکھن نکال دے نیں
بناں ملاح ناں بیڑی پار لگے
ملاحواں باجھ نہ بیڑی تار دے نیں
بناں مرشد ناں احمدؔ نفس مرے
ایویں لوگ سارے گوڑ مار دے نیں

☆☆☆☆☆

مظہر ذات اِلٰہ نجیب الرحمٰن سوہنا
مرشد جامع نورالہدیٰ ہویا
صورت ایہندی نشانی خاص للہ
طالباں واسطے ایہہ الوھاب ہویا
دشمن ایہندے ہمیشہ لئی رد ہوئے
صفتوں الحافظ تے المذل ہویا
خاک سوہنے دے پیراں دی بن کے
احمدؔ ہمیشہ لئی شکر گزار ہویا

☆☆☆☆☆

ناں وقت دی قید اچ وڑدا اے
جیہڑا رہ گیا وقت دی قید اندر
اوہ ہجر فراق اچ سڑدا اے
احمد جیہڑا عاشق سوئی حقیقی اے
ناں تسبیاں منکے گن دا اے
جے ربّ قیدی اے مندر مسیتاں دا
فیر کیوں نہیں لوکاں نوں ملدا اے

☆☆☆☆☆

نیت باجھ نہ عمل کمائے جان
ربّ بھید دلاں دے جاندا اے
نیت بُری تے عمل جنے نیک ہوون
ربّ دھوکے وچ نہیں آندا اے
نیت دلیل ہوندی دل دی طرفوں

چنگی ماڑی نوں ربّ جاندا اے
احمد دل صاف ربّ دا گھر ہوندا
نہیں تے ابلیس دا گھر اکھواندا اے

☆☆☆☆☆

کلام

ناصر حمید ناصرؔ سروری قادری

(لاہور)

تعارف

ناصر حمید سروری قادری ولد عبدالحمید لاہور کے رہائشی ہیں اور پیشہ کے لحاظ سے کمپیوٹر گرافکس ڈیزائننگ کا کام کرتے ہیں۔ طویل عرصہ ایک مذہبی جماعت سے وابستگی، کٹھن زہد و ریاضت اور ورد و وظائف کرنے کے باوجود قلبی سکون اور ادراکِ قلبی حاصل نہ ہو رہا تھا۔ اللہ پاک سے یہی دعا کرتے تھے کہ اللہ پاک ان کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے۔

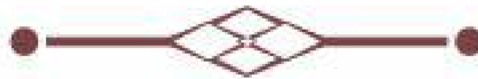
ایک کتاب کی ڈیزائننگ کے سلسلے میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس سے آشنائی حاصل ہوئی۔ 28 اگست 2005ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ اپنی ملاقات کے احوال کو ناصر حمید سروری قادری یوں بیان کرتے ہیں:

''سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملتے ہی قلب و ذہن نے جنبش لی اور جیسے ہلچل والی کیفیت کو قرار آ گیا۔ آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے ''اُن سے ملا کرو جن کے ملنے سے اللہ کی یاد آئے اور ذکرِ اَللّٰہُ کی طرف دل مائل ہو۔ تھوڑی دیر گفتگو کے بعد میں نے دستِ بیعت ہونے کی التجا کی جسے آپ مدظلہ الاقدس نے قبول فرمالیا۔ نمازِ مغرب کے بعد مجھے بیعت کیا گیا اور خزانۂ عالمین اسم اَللّٰہُ ذات عطا کیا گیا اور آخری ذکر یعنی سلطان الاذکار ''یاھُو'' عطا کیا گیا۔ بیعت کے بعد اجازت لے کر گھر کی طرف چل پڑا۔ ابھی میں گھر بھی نہ پہنچا تھا کہ حضور مرشد کریم کی نگاہِ اکمل کی تاثیر اور مہربانی سے میرا قلب جاری ہو گیا۔ یہ کیفیت اس قدر شدید تھی کہ ذکرِ ''یاھُو'' کی آواز ارد گرد کے لوگوں کو سنائی دے رہی تھی۔ جب میں گھر پہنچا تو میرے سب گھر والے پریشان ہو گئے کہ یہ آواز کیسی ہے۔ میرے بھائی کہنے لگے کہ اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ سچ ہی تو تھا کہ یہ میرے مرشد پاک کی عنایت تھی جو مجھ جیسے گنہگار پر ہوئی۔

اس کیفیت کی وجہ سے میں نے حضور مرشد کریم کو فون کیا اور آپ مدظلہ الاقدس کو ظاہری طور پر اس کیفیت کے بارے میں بتایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ناصر بیٹا کچھ نہیں ہوا یہ اللہ پاک کی مہربانی ہے''۔

مرشد کریم کی نگاہِ کامل کی تاثیر سے ناصر حمید کی جیسے دنیا ہی بدل گئی۔ دل سے دنیا کی محبت کا خاتمہ ہوا اور زندگی کا مقصد مل گیا۔ مرشد کی غلامی اختیار کر کے خود کو ہمیشہ کے لیے راہِ حق کے لیے وقف کر دیا۔ 2016ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک پر حاضری کے بعد مرشد کریم نے مہربانی فرمائی اور شاعری کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ مرشد کی اس عطا کے متعلق ناصر حمید یوں رقمطراز ہیں:

''مجھ جیسے کم تعلیم یافتہ اور گناہگار انسان سے شاعری کروالینا میرے مرشد کریم سلطان العاشقین کا ہی کمال اور مہربانی ہے ورنہ میں اس قابل نہ تھا۔ اپنی ہی شاعری پڑھ کر میں خود حیران ہوتا ہوں کہ یہ سب میں نے کیسے لکھا۔ یہ سب میرے مرشد کی نگاہِ کامل کی تاثیر ہے جس سے قلب و باطن کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے۔ مرشد کامل اکمل کے بنا زندگی ادھوری ہے۔''



سی حرفی در شان

سلطان العاشقین
حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن
مدظلہ الاقدس

ا: الف نے تیرا بھیس دھاریا، مصطفیٰ ٹاؤن وچ آکے
میم نے تیرا ظہور نکھاریا، تیرے وچ سما کے
اسمِ اعظم تیرا نام پکاریا، عاشقاں نے آکے
سلطان نجیب عاشقاں دا دِل سنواریا، حسن اپنا وکھاکے

آ: آپ ہو نور حقیقت دا، جو جانے اوہ مقبول ہووے
جیندی اکھ ہے صدق یقین والی، اوہ حق دا منظور ہووے
غبار تے دھول اندر ویکھے، جینوں سلطان العاشقین تے شک بے یقین ہووے
سلطان نجیب مرشد جیندا، اس تو شیطان خناس دور ہووے

ب: بس اللہ پاک دے سوا، باقی ہوس اغیار بیلی
لَآ اِلٰہَ دا سبق اِکو پڑھ، مرشد اِلَّا اللّٰہُ دا اظہار بیلی
چہرہ انور مرشد دا ویکھ، کھلن تیرے تے اسرار بیلی
سلطان نجیب مرشد قدیر میرا، ڈبیا بیڑا کرے پار بیلی

پ: پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں، عالم کرن ذکر اذکار سارے
عشق دی کتاب پڑھدے ناہیں، اندروں رہن بیکار سارے
عشق دی کتاب مرشد پڑھاندا، علم دے کھولے اسرار سارے
سلطان العاشقین مرشد میرا، ربّ دے وکھائے انوار سارے

ت: تیرے اسم دا ذکر دو جگ وچ، سلطان نجیب مشہود ہویا
ذات صفات ویکھ ربّ دی، ہادی اوہدا موجود ہویا
عشق دی نماز دا مسجود سوہنا، سلطان محمد معبود ہویا
سلطان نجیب جیہڑا منکر تیرا، اوہ شیطان مردود ہویا

ث: ثابت صدق یقین ہمیشہ، عاجز نوں اس توں نواز پیارے
نفس متکبر خوار کیتا، اندروں کڈھو اغلاظ پیارے
سلطان نجیب ہن کرم کرو، ذات تیری رحمٰن پیارے
نام اپنا دِل وچ جمائیو ہادی، ایہ عاجز تیرے توں قربان پیارے

ج: جد دا مرشد لامکانی ملیا مینوں، عاجز خوشیاں منائے
شان تساڈی میں کی دساں، جیہڑا جانے حق نوں پائے
حور و قصور دا لالچ کڈھے اندروں، توحیدی فقر سکھائے
سلطان نجیب نوں جیہڑا راضی کرے، وحدت اندر ڈیرے لائے

چ: چہرے تے للہ دی نشانی' سلطان محمد مجتبیٰ آخر زمانی بن کے آیا اے
طالباں صادقاں عاشقاں لئی' مصطفیٰ ٹاؤن وچ اپنا تخت سجایا اے
سلطان الاذکار ھُو طالباں نوں عطا کر کے فقر دا راز سمجھایا اے
سلطان نجیب نے صادقاں عاشقاں نوں صراطِ مستقیم وکھایا اے

ح: حلیم کریم ذات ہے ربّ دی ' سوہنے مرشد وچ نظر آئی
رحمان تے تینوں جو اِک نہ جانے' شیطان دی صفت اندر سمائی
کیا پرواہ دنیا دی اُس نوں' جیہڑا تیرے در دی کرے گدائی
سلطان نجیب عطا کرو عشق اپنا' عاجز بنیا تیرا شیدائی

خ: خدا نے خود نزول کیتا' سوہنے پیر دی مورت اندر
حضور پاکؐ نے ظہور کیتا' سوہنے پیر دی صورت اندر
سیّدہ فاطمہؓ نے منظور کیتا' فرزندِ حقیقی دے روپ اندر
سلطان نجیب اللہ تینوں مشہور کیتا' امام حسنؓ دے فقر اندر

د: دلیل نہ منگ بغیر دلیل ہادی توں کر سب کچھ قربان پیارے
نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ مرشد نوں توں جان پیارے
ابوجہل شیطان نہ بن' اندروں ربّ دا نور توں پہچان پیارے
سلطان نجیب ہادی مطلق نور اللہ دا' تے ذات رحمان پیارے

ذ: ذکر تصور اسم اَللّٰہُ دا' جو ہادی تیرے توں پائے
ھُو دے تصور وچ رہے ہمیشہ' ذاتی اسم کمائے
مشقِ مرقومِ وجودیہ دے نال اوہ اپنے تن نوں پاک کرائے
سلطان نجیب صادقاں عاشقاں نوں' اللہ دے نال ملائے

ذ: ذکر فکر کراں ہر دم تیرا' ہادی غلام تیرا ہی سداواں
ربّ دا نور توں دسدا مینوں' ورد تیرا ہی دھراواں
صورت تیری وچ ظہور مولا دا' تصور تیرا ہی پکاواں
سلطان نجیب ہکو دعا اس عاجز دی' فنا تیرے وچ ہو جاواں

ر: روز ازل دا نور ہے تیرا' مصطفیٰ ثاؤن وچ ظہور ہے تیرا
سلطان الفقر مرشد میرا' عاجز نوں اِس تے ناز بتھیرا
سینہ روشن کر دو میرا' بن جاواں میں عاشق تیرا
سلطان نجیب دِل وچ لاؤ ڈیرا' عاجز اے غلام تیرا

ز: زمین تے خدا دا مظہر ویکھو' سلطان العاشقین دے ظہور وچ
حضورؐ دے فقر دا نور ویکھو' بشریت دے نور وچ
مرشد میرے دے اوصاف ویکھو' قرآن دے سطور وچ
سلطان نجیب دا روپ ویکھو' اٹھاراں ہزار عالم دی مخلوق وچ

س: سخیاں دا سلطان توں، سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری
در تیرے تو فقر منگدا، منظور کرو میری حاضری
خاص فقر عطا ہووے، تیری ذات ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ
اس عاجز نوں منظور کرو، ہمیشہ کردا رہے تیری چاکری

ش: شہر لاہور نوں روشن کیتا، ھُو نے سلطان العاشقین دا برقعہ پا کے
مصطفیٰ ٹاؤن پُرنور کیتا، ڈیرا اپنا وچ سجا کے
عاشقاں نوں مجلسِ حضور کیتا، بشریت تیری وچ آ کے
سلطان نجیب وچ ربّ ظہور کیتا، اپنا آپ چھپا کے

ص: صفاتی ذکر اوہ نہ کردے، جیہڑے ذکرِ اَللّٰہُ سلطان العاشقین توں پاندے
زبان تے ہونٹ اوہ نہ ہلاندے، ساہواں نال یار نوں بلاندے
اسم اَللّٰہُ دا تصور کرکے، دِل وچ ربّ دا عرش سجاندے
سلطان نجیب قربان تیرے توں عاشق، جیہڑے عشق تیرے وچ بجھے آندے

ض: ضرورت پوری ہووے اونہاں دی، سلطان العاشقین جنہاں دا دستگیر ہووے
چہرہ نورانی چمکے پیشانی، عاشق ویکھ روشن ضمیر ہووے
مرشد دور کرے مصیبتاں ساریاں نوں، اوہ ہر امر تے قدیر ہووے
سلطان نجیب تمنا بس ایہو، عاجز تیرے در دا فقیر ہووے

ط: طالب بن کے عاجزی نال، سلطان العاشقین کول جیہڑا آجاوے
سوہنے مرشد دا لڑ پھڑکے، ازلی نصیبہ فقر اوہ پاجاوے
جیہڑا تینوں بھل جاوے، شیطان مردود نوں اوہ بھاجاوے
سلطان نجیب روپ اللہ دا ای، جو جانے فقر محمدی پاجاوے

ظ: ظاہر باطن ہویا عیاں، جد مرشد اندروں دِسے مینوں
عشق تیرے وچ لِکھاں میں، اندروں بیٹھا دَسے مینوں
زمانہ عشق تیرے دے طعنے مارے، دیوانہ سمجھ کے ہسے مینوں
سلطان نجیب عشق قائم رکھیو اپنا ، زمانہ چاہے کافر سدے مینوں

ع: عیب میرے تے پردہ پائیں ، سلطان العاشقین لجپال سائیں
غیر دی محتاجی تو بچائیں، اپنی غلامی دا تاج پہنائیں
شیطان خناس دور بلائیں، غماں پریشانیاں نوں دور ہٹائیں
سلطان نجیب مرشد سائیں، اللہ پاک دا دیدار کرائیں

غ: غوث وی آئے قطب وی آئے، آئے لکھاں انسان
نہیں آیا جگ تیرے جیہا ہور دوسرا، عاشقاں دا سلطان
طالباں سالکاں عاشقاں لئی، بشریت تیری ھُو دی پہچان
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا، حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

ف: فقر دی گل جنہاں نے سمجھنی، اوہ سلطان العاشقین دا لڑ پھڑدے
اسم اَللّٰہُ ذات دا تصور کرکے، یاھُو دا وظیفہ پڑھدے
مجلس محمدی وچ رہن ہمیشہ، باطن انوار کردے
سلطان نجیب مرشد جنہاں دا، اوہ ھُو دا دیدار کردے

ق: قدیم ذات سوہنے ربّ دی، باقی ہر شے نے ہونا فانی
اسمِ اَللّٰہُ ذات سلطان العاشقین کولوں پا، زندگی دو دِن دی ہے جانی
یاھُو دا ورد پکا، تصور وچ رہے تیرے ذات ربانی
سلطان نجیب مرشد جنہاں پایا، اللہ دی ذات وچ اوہ ہون فانی

ک: کدی اپنے در تے بلاؤ، اسم اَللّٰہُ ذات دا فیض جھولی پاؤ
ھُو دا راز سمجھاؤ، اپنے در دا فقیر بناؤ
وہمات ظلمات اندروں مٹاؤ، اللہ پاک دا جلوہ وکھاؤ
سلطان نجیب قدمی لاؤ، غلامی اپنی دا تاج پہناؤ

گ: گندیاں مندیاں نوں سینے نال لان والا، سلطان العاشقین مرشد میرا
اپنے قریب فقیراں نوں بٹھان والا، فقرِ شہنشاہ مرشد میرا
غیراللہ دے تصوراں نوں مٹان والا، صاحبِ تصور مرشد میرا
سلطان نجیب ھُو دا نور وَکھان والا، صاحبِ انوار مرشد میرا

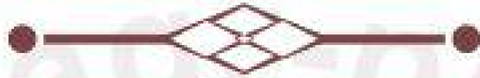
م: میرا ذکر وی توں میرا فکر وی توں' میرا سجدہ تیرے قدمانی
اسمِ اَللّٰہُ ذات دے تصور وچوں چہرہ چمکے تیرا نورانی
مشق مرقومِ وجودیہ کیتی جدوں میں 'اسم نظر آئے تیرا لامکانی
سلطان نجیب کرفنا اپنی ذات دے اندر' رہ جاوے وجود تیرا سلطانی

ن: نفس متکبر اونہاں دا ہے' جیہڑے بیان کردے اپنی وڈیائی
عاشق ہمیشہ عاجزی وچ رہندے' اوہ ربّ دی کردے حمد ثنائی
طالب کدی تکبر نہ کردے' اوہ مالک دے در دی کردے گدائی
سلطان نجیب نفس پاک کرے طالباں دا' جنہاں اندروں میں مٹائی

و: وحدت وچوں نکل کے' نورِ مجسم مصطفیٰ ٹاؤن آیا
کوہِ طور والی تجلی نے سلطان العاشقین وچ ظہور فرمایا
لن ترانی والا قصہ ہویا ختم' ہن اللہ نے خود جلوہ وکھایا
سلطان نجیب مرشد سوہنا' جس نے عاجز نوں اپنا غلام بنایا

ہ: ھُو دا ذکر اوہی پاندا' جیہڑا سلطان العاشقین نال پریت لاندا
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا دی اوہ تفسیر بن جاندا
ھُو دا تصور اندر جماندا نالے دم نوں قید لگاندا
سلطان نجیب صاحبِ ھُو مرشد میرا' طالباں نوں ذکرِ ھُو سکھاندا

ی: یارو آؤ کریئے فقر دا وپار ہے کوئی ذکرِ ھُو دا طلبگار
صادقاں طالباں عاشقاں لئی ، ہٹ جاوے نفسانی دیوار
کھل جاون اونہاں تے اسرار، جیہڑے فقر پان لئی لٹاندے گھربار
واہ نصیب اونہاں دا ناصر، جنہاں نوں ملیا سلطان نجیب سوہنا یار



تیرے عشق نے کیتا عجب کمال

تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
ویکھیا جدوں دا تیرا حسن و جمال
اندر باہر تیرا ہی خیال
تیرے بغیر ہن جینا محال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

ظہور تیرا ہے ھُو دی پہچان
بشریت وچ مصطفیٰؐ دی شان
اسم تیرا سلطان محمد نجیب الرحمٰن
حسن تیرا یوسفؑ دی مثال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

چہرہ نورانی چمکے پیشانی
جیویں چودھویں دا چن آسمانی
نین تیرے دی دنیا دیوانی
دنداں چمکن موتی وال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

خُلقِ محمدی تیرے اوصاف
گفتار تیری تو جھڑ دے گلاب
رخسار تیرے تے نور بے حساب
ہونٹ تیرے پھلاں وانگوں لال

تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

چال تیری ہے عین عیانی
سلطان اصغر علیؒ دی تیرے وچ روانی
بنیا مرشد دی توں نشانی
سلطان الفقر دا تو واحد جمال

تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

کورے کاغذ وانگوں طالب آئے
نگاہ دے نال توں عارف بنائے
لکھاں نوں توں علمِ لدنی پڑھائے
جگ وچ ہور نہ کوئی تیری مثال

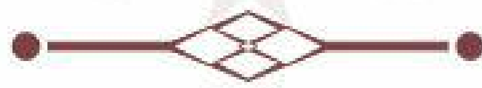
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

مصطفیٰ ٹاؤن توں فیض ہے جاری
لکھاں آئے نے فقر دے بیوپاری
پر کوئی کوئی کردا جان نثاری

کراں تیرے توں قربان اپنی جان و مال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

جیہڑا ویکھے تینوں اِک واری
ہو جاوے تیرے حسن دا پجاری
نچھاور کرے تیرے توں دنیا ساری
پاوے اوہ فقر کمال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

ناصر وی اے غلام تیرا
کرنا قبر تو دور ہنھیرا
روشن ہو جاوے سینہ میرا
رکھنا ہمیشہ اپنے نال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال



سلطان نجیب سوہنا یار

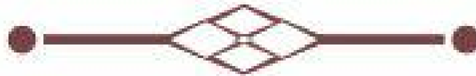
عشق دا پلہ جدوں میں پھڑیا
کامل توحید دا کلمہ پڑھیا
در تیرے آ میں کھڑیا
جتھے لگدا ہے فقر بازار
عشق دی آئی ہن بہار
سلطان نجیب سوہنا یار

جاں جاں رمز میں عشق دی پائی
ہر جا صورت نظریں آئی
باہر اندروں ہوئی صفائی
جدوں وی کراں تیرا دیدار
عشق دی آئی ہن بہار
سلطان نجیب سوہنا یار

عشق تیرے وچ نیتیاں نمازاں
آستانے وچ گزریاں راتاں
ھُو دے نال کیتیاں باتاں
ویکھیا جدوں دا چہرہ انوار
عشق دی آئی ہن بہار
سلطان نجیب سوہنا یار

عشق سکھایا اِکو سجدا
من دے اندر سلطان نجیب وسدا
ساہواں دے وچ ھُو ھُو نسدا
جدوں دی کیتی غلامی اختیار
عشق دی آئی ہن بہار
سلطان نجیب سوہنا یار

عشق نے لائے اندر ڈیرے
تن من وچ تیرے بسیرے
اندروں ہوئے دور اندھیرے
ناصؔر چپ ہو جا' نہ کر عشق دا پرچار
عشق دی آئی ہن بہار
سلطان نجیب سوہنا یار



توں ہیں مظہر ذاتِ ربانی' سلطان نجیب جانی

مولا علیؓ رفیق بن کے آئے، پہنچایا تینوں مجلس لامکانی
دستِ بیعت تینوں خود سرورِ کائنات کیتا' امام حسنؓ دا تاج پہنایا فقرانی
سیّدہ فاطمہؓ نے فرمایا فرزند تو میرا نورانی
چاروں اصحابؓ نے منظور کیتا فرمایا ساڈی تو ہیں نشانی
نورمجسم بن کے آیا واپس توں ناسوت تے' شان تیری سبحانی ما اعظم شانی
بشریت تیری وچ ظہور کیتا شاہِ محبوبِ جیلانیؓ
مصطفیٰ ٹاؤن وچ چشمہ کھلیا' فیض باھُو سلطانیؒ

چہرے تے للہ نشانی' مکھڑا تیرا ہے نورانی
توں ہیں مظہر ذاتِ ربانی' سلطان نجیب جانی

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ دے فیض دی چادر توں ہے پائی
اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی شان تیرے اندر آئی
قطرہ سمندر وچ اور سمندر قطرے وچ لامکانی توحید نظر آئی
جیہڑا تینوں حاضر ناظر سمجھے دور انہاں تو بُرائی
جدھے من وچ شک بے یقین ہووے اوہدے اندر شیطانی صفت سمائی
سلطان نجیب نوں ظاہر کیتا عاشقاں تے' اللہ دی خاص مہربانی

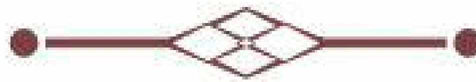
چہرے تے للہ نشانی' مکھڑا تیرا ہے نورانی
توں ہیں مظہر ذاتِ ربانی' سلطان نجیب جانی

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ والی صورت‘ سوہنے پیر دی صورت وچ نظر آئی
قَالُوْابَلٰی والا وعدہ یاد آیا جدوں ویکھیا تیرا نور خدائی
حقیقتِ محمدیہ دا راز اوہ پاون جیہڑے تیرے توں وارن اپنی کمائی
ذکر فکر قبول ہووے انہاں دا جیہڑے سلطان نجیب نال کرن وفائی
اوہ شیطان خناس مردود ہوون جیہڑے کرن تیرے نال بے وفائی
اللہ پاک راضی ہووے انہاں کولوں جنہاں یاری تیرے نال لائی

چہرے تے للہ نشانی‘ مکھڑا تیرا ہے نورانی
توں ہیں مظہر ذاتِ ربانی‘ سلطان نجیب جانی

صبح شام نام تیرا‘ میں ہر دم پکاراں
تصور دے وچ رواں ہمیشہ‘ ذاتی اسم کماواں
باجھ تیرے نہ ہن کوئی دسدا‘ میں اپنا آپ واراں
کرنا کرم ہن میرے تے ‘تیرے عشق وچہ اپنا آپ ساراں
غیر دی خوشبو نکلے دِل وچوں‘ اندر ھُو دیاں رہ جاون بہاراں
ہادی تو ہیں روز ازل دا‘ بننا آخر ویلے ناصر دا سہاراں

چہرے تے للہ نشانی‘ مکھڑا تیرا ہے نورانی
توں ہیں مظہر ذاتِ ربانی‘ سلطان نجیب جانی



اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور

اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور
اللہ کا احسان 19 اگست کو تیرا ظہور ہوا
فقر کا نور پھیلا ظلمت کا اندھیرا دور ہوا
عاشقوں کے دِل جس سے ہوگئے مسحور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

وحدت کا پھول مصطفیٰ ٹاؤن میں کھلا
ھُو کا فیض جس سے طالبوں کو ملا
نور سے ہوگیا طالبوں کا دِل معمور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

امامِ حسنؓ کے تاج کا نگینہ ہو آپ
سلطان باھُوؒ کے فقر کا گنجینہ ہو آپ
سلطان اصغر علیؒ کی آنکھ کا آپ سرور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

فقر کے سلطان، اے سلطان العاشقین
خُلقِ محمدی تیرے اوصاف، اے رحمتہ العارفین
ہر عمل سے عیاں ہے شانِ حضور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

فقر کی تعلیمات کو عام کرنا کام تیرا
سلطان الفقر کا نام روشن کرنا کام تیرا
اسمِ اللہ ذات کا فیض عام کرنا تیرا منشور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

تیرے در سے طالبوں کو فیض سلطانی ملتا رہے
یہ التجا ہے عاجز کی سدا تیری غلامی میں رہے
ناصرؔ کو اپنی غلامی میں یا سخی سلطان کرو منظور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور



دعا مرشد پاک کے وسیلے سے

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مرشد لجپال میرے
طالب دعا گو ہے ربّ پاک کے حضور بوسیلہ تیرے

طلب سچی دِل میں اپنی جگا میرے مولیٰ
سخی لجپال مرشد رہنما کے واسطے

پہچان اپنی ذات کی کرا میرے مولیٰ
سلطان نجیب مرشد رہنما کے واسطے

اپنی محبت کا بیج من میں لگا میرے مولیٰ
صاحبِ مسمّٰی مرشد رہنما کے واسطے

اسمِ اَللّٰہُ ذات دِل میں جما میرے مولیٰ
صاحبِ تصور مرشد رہنما کے واسطے

ھُو کی خوشبو سانسوں میں مہکا میرے مولیٰ
صاحبِ ھُو مرشد رہنما کے واسطے

عشقِ حقیقی کی آگ تن میں لگا میرے مولیٰ
سلطان العاشقین مرشد رہنما کے واسطے

مجلسِ محمدی کی حضوری میں پہنچا میرے مولیٰ
سلطان محمد مرشد رہنما کے واسطے

دیدار اپنی ذات کا کرا میرے مولیٰ
مظہرِ اُتم مرشد رہنما کے واسطے

انسانِ کامل کی معرفت کرا میرے مولیٰ

فقیر کامل مرشد رہنما کے واسطے

توحید پر کامل کرنا غیر اللہ ہٹا میرے مولیٰ

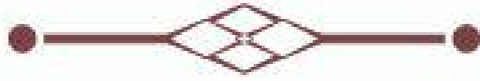
سروری قادری مرشد رہنما کے واسطے

فنا سے گزار کر بقا میں لا میرے مولیٰ

بقا باللہ انسانِ کامل مرشد رہنما کے واسطے

ناصرؔ کی ہے التجا بنوں مرشد کی رضا میرے مولیٰ

سلطان محمد نجیب الرحمٰن مرشد رہنما کے واسطے



توں ذات میں مظہر خدا کا ہے

تو ذات میں مظہر خدا کا ہے
تو صفات میں خیر الورا سا ہے
فقر کا پھول مصطفیٰ ٹاؤن میں کِھلا
ہم خوشبو جس سے پائیں گے

ہم مصطفیٰ ٹاؤن والے آقا کی خانقاہ میں عمر بتائیں گے
ہم سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے در سے فیض پائیں گے

امام حسنؓ کا فقر تجھ کو ملا
سلطان العاشقین لقب تجھ کو ملا
اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ مقام تیرا
ہم فقر تجھ سے پائیں گے

ہم مصطفیٰ ٹاؤن والے آقا کی خانقاہ میں عمر بتائیں گے
ہم سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے در سے فیض پائیں گے

تیرے نور سے روشن دِل ہے میرا
اور دِل پہ لکھا ہے نام تیرا
تیرے اسم کا کر کے ذکر و فکر
ہم قربِ الٰہی پائیں گے

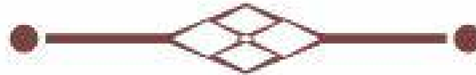
ہم مصطفیٰ ٹاؤن والے آقا کی خانقاہ میں عمر بتائیں گے
ہم سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے در سے فیض پائیں گے

آپ ولیوں میں بے مثل ولی
آپ سخیوں میں لجپال سخی
تیرے در سے ھُو کا فیض ملے
ہم ھُو کا فیض پائیں گے

ہم مصطفیٰ ٹاؤن والے آقا کی خانقاہ میں عمر بتائیں گے
ہم سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے در سے فیض پائیں گے

زمانے کو حیرت ہے قسمت پہ میری
ناصؔر کا مقدر ملی غلامی تیری
آپ مرشد میرے سوہنے پیا
ہم تیری غلامی میں عمر بتائیں گے

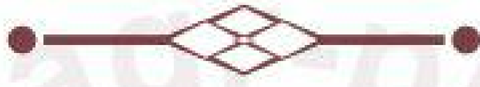
ہم مصطفیٰ ٹاؤن والے آقا کی خانقاہ میں عمر بتائیں گے
ہم سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے در سے فیض پائیں گے



سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا

سیّد عبد اللہ شاہؒ دے محل توں پیغامِ حق آیا
سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا
سیّدہ فاطمہؓ نے حیاتِ طیبہ دے کے اپنا فرزندِ حقیقی بنایا
مولا علیؓ تلوار دے کے دشمناں نوں دور بھگایا
سیّد عبد اللہ شاہؒ دے محل توں پیغامِ حق آیا
سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا
امام حسنؓ دا فقر پا کے سلطان الفقر کہلایا
امام حسینؓ دا عشق و حوصلہ پاکے سلطان العاشقین نام دھرایا
سیّد عبد اللہ شاہؒ دے محل توں پیغامِ حق آیا
سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا
فقر دا آفتاب بن کے جگ وچ نور پھیلایا
مصطفیٰ ثانی وچ تخت لگا کہ ھُو نے بھیس وٹایا
سیّد عبد اللہ شاہؒ دے محل توں پیغامِ حق آیا
سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا
سلطان العاشقین مرشد میرا سلطان نجیب نام سدایا
آؤ یارو کریئے دیدار دوجہاناں دا سردار آیا
سیّد عبد اللہ شاہؒ دے محل توں پیغامِ حق آیا
سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا

اسمِ اَللّٰہُ دا ذکر دے کے عاماں نوں خاص بنایا
ناصؔر نوں وی غلام بنا کے قدمی اپنے لایا
سیّد عبد اللہ شاہؒ دے محل توں پیغامِ حق آیا
سلطان العاشقین بن کے سلطان نجیب نے حق پھیلایا



سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

چہرے تے اللہ دا نور سجا کے
مکھڑا نورانی اپنا وکھا کے
عاشقاں نوں اللہ دا عشق لگا کے
مصطفیٰ ٹاؤن وچ رہندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

طالبِ مولیٰ جو بن کے آئے
فقر دی غلامی دا ہار گل وچ سجائے
مجلس تیری توں فیض پائے
اللہ دی محبت دا بیج لگاندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

اسمِ اَللّٰہُ ذات وظیفہ سکھائے
ذکر یاھُو ساہواں نال کرائے
مشقِ مرقومِ وجودیہ تن تے لکھائے
نگاہ دے نال تزکیہ کردا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

عرفانِ نفس طالباں نوں سمجھائے
اللہ دی پہچان اندروں کرائے
نفسانی خواہشات من وچوں مٹائے
باطن نوں پاک کردا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

نفی اثبات دا پانی من وچ لاندا
یاھُو دا ذکر روح وچ چلاندا
عشق حقیقی دی اگ دِل وچ بھڑکاندا
ھُو دے نال ملاندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

انسانِ کامل دی حقیقت سمجھائے
مجلس حضوری وچ پہنچائے
دیدارِ الٰہی تو دل منور کرائے
طالباں نوں عارف بناندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

طالباں تے علمِ توحیدی کھولے
الہام، کشف، وھم وچ بولے
شریعت ظاہری طریقت وچ اولے

ترکِ دنیا سکھاندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

نفس متکبر ریاکاری توں بچاندا
اخلاصِ نیت دا سبق پڑھاندا
تسلیم و رضا دی چھری چلاندا
توکل الی اللہ تے لیاندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

حضورِ قلب والی نماز سکھاندا
تکبر فخر غرور خاک وچ ملاندا
عجز و انکساری والی توبہ کراندا
وفا اور قربانی صدیقؓ والی سکھاندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

توفیقِ الٰہی اُس نوں حاصل ہو جاوے
کلمہ توحید دا مرشد پڑھاوے
استقامت نال راہِ فقر تے چلاوے
فنا فی اللہ مقام تے پہنچاندا جیہڑا

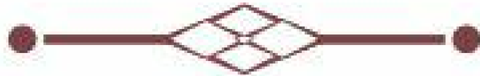
سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

تجلی کوہِ طور والی ہر دَم پائے
جمعیت اپنی دا ظہور دکھائے
علم لدنی کھول سکھائے
تخلیقِ خیر و شر دی رمز سمجھاندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا

یقین ہمیشہ مرشد تے جس نوں
ظاہر باطن وچ ویکھے اُس نوں
عنایت حاصل سب توں اس نوں
ناصؔر فقر دے راز لکھواندا جیہڑا

سلطان نجیب مرشد میرا
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا



مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی

چہرے تے اللہ دی نشانی مکھڑا تیرا ہے نورانی
مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی

اللہ نبیؐ منظور کیتا ذات تیری ربانی
بیعت تینوں حضورؐ کیتا پہنایا تاج سلطانی
بشریت تیری وچ ظہور کیتا شاہِ محبوبِ جیلانیؓ

چہرے تے اللہ دی نشانی مکھڑا تیرا ہے نورانی
مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی

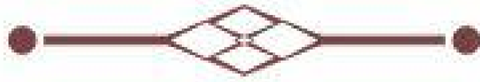
سلطان باھُو دے فقر دی توں واحد ہیں نشانی
اصغر علیؒ دا فرزندِ حقیقی توں دِل دا محرم جانی
توں ہیں مظہر ذاتِ ربانی سلطان نجیب جانی

چہرے تے اللہ دی نشانی مکھڑا تیرا ہے نورانی
مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی

طالباں تے کرم کیتا دے کے ذکرِ ھُو سلطانی
ذکر ھُو وچ مست کیتا فیض تیرا واحدانی
ساہواں نے ھُو ھُو کیتا ویکھ ذات تیری لامکانی

چہرے تے اللہ دی نشانی مکھڑا تیرا ہے نورانی
مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی

عاشقاں دے دِل روشن کیتے باطن کریں نورانی
ہنیرے اندروں دور کیتے، وہمات کڈھے نفسانی
وحدت والی صورت وکھا کے کیتی مہربانی
چہرے تے اللہ دی نشانی مکھڑا تیرا ہے نورانی
مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی
ناصؔر ہے غلام آپ دا کرنا خود نگہبانی
قدمی لاکے اپنے سنگ فیض دیو گنجانی
آخر ویلے بخشش کریو ذات تیری رحمانی
چہرے تے اللہ دی نشانی مکھڑا تیرا ہے نورانی
مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی



سلطان نجیب مرشد لجپال، ربّ پاک دا دیدار توں ہیں

سلطان نجیب مرشد لجپال، ربّ پاک دا دیدار تُوں ہیں
سوہنے مصطفیٰ دا جمال، نبی پاک دے انوار تُوں ہیں

سیّدہ فاطمہ دے لال حسنؓ دے فقر دے اطوار تُوں ہیں
غوث الاعظمؓ دی تربیت دے کمال دے آثار تُوں ہیں

سلطان باھُوؒ دے سلسلہ سروری قادری دا حصار تُوں ہیں
سلطان محمد اصغر علیؒ دی پہچان دا واحد اظہار تُوں ہیں

سالکاں طالباں عاشقاں دا دلدار تُوں ہیں
گناہگاراں بے سہاراں دا غمخوار تُوں ہیں

میرا قبلہ کعبہ روزے نمازاں، میرا ذکر اذکار تُوں ہیں
ناصرؔ جیہے گنہگار نوں اپنا غلام رکھن والا، فقر دا سردار تُوں ہیں

عشق دی حقیقت سمجھ آئی، سلطان العاشقین کول آ کے

عشق دی حقیقت سمجھ آئی، سلطان العاشقین کول آ کے
عشق بازاروں ملدا ناہیں، لکھاں مُل پا کے

عشق علم وِچ لبھدا ناہیں، مرشد عشق سکھاندا
صاحبِ عشق اوہ دِل دا، عشق دِلاں وچ لاندا

اسمِ اَللّٰہُ ذات دا ورد طالب نوں پڑھاندا
نال نگاہ دے پاک کردا شیطان توں بچاندا

عشق دی محفل خود لگا کے تخت عشق دا سجاندا
اوّل ظہور ھُو دا ویکھا کے، اگ عشق دی جلاندا

عشق دی حقیقت سمجھ آئی، سلطان العاشقین کول آ کے
عشق بازاروں ملدا ناہیں، لکھاں مُل لا کے

ابیات/رباعیات

چہرہ نورانی، للہ دی نشانی، سلطان الفقر اصغر علیؒ ثانی، عاشقاں نوں نظر آیا اے
طالب بن کے جو وی تیرے در تے آیا اے' ذکرِ ھُو اوہدی جھولی وچ توں پایا اے
نال نگاہ دے پاک کر کے اونہاں دے دِلاں وچوں سب غیر اللہ دے نقشاں نوں مٹایا اے
سلطان العاشقین لکھاں کروڑاں شکر کراں تیرا' جیہڑ انا صر دے گل وچ اپنی غلامی دا ہار پایا اے

☆☆☆☆☆

سلطان العاشقین ذات تیری کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ دی ہے ترجمانی
سوہنے محمدؐ دے فرمان اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ دی توں بن کے آیا نشانی
بی بی فاطمہؓ دا فرزندِ حقیقی' امام حسنؓ دے فقر دی توں پائی نگہبانی
غوث الاعظمؓ دی ذات تیرے اندر' ظاہر ہویا شاہِ جیلانی
سلطان باھُوؒ دے سلسلہ فقر دی' واحد توں ہیں روانی
سیّد عبد اللہ شاہؒ دے مزار دی' کھولی عاشقاں تے فیض رسانی
سلطان محمد اصغر علیؒ دا خلیفہ اکبر' دِل دا محرم سلطان نجیب جانی
سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن دی ہے دونوں جہاناں تے سلطانی

☆☆☆☆☆

''سلطان العاشقین'' تیرا مقام ہے اعلیٰ' بشریت تیری طالباں لئی اُجالا
جس طالب نے تیری حقیقت نوں پایا' بنیا او گلاں وچوں لالہ
اسمِ اَللّٰهُ ذات دی معرفت دا خزانہ' کھولیا توں عاشقاں تے نرالا
کیتا دور اندھیرا طالباں دے اندروں' کیا خوب بنایا ماشااللہ

☆☆☆☆☆

امام حسنؓ کا فقر پایا آپ نے
الف اللہ کا راز بتایا آپ نے
سلطان باھُوؒ کا فقر سمجھایا آپ نے
سلطان اصغرؒ کے مشن کو پھیلایا آپ نے
سلطان الفقر کا جھنڈا لگایا آپ نے
سلطان العاشقین کا لقب پایا آپ نے
عاشقوں کو حضرتِ عشق سے ملایا آپ نے

☆☆☆☆☆

سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن، آپ نے کرائی عاشقاں نوں ھُو دی پہچان
سلطان الاذکار ھُو کر کے عطا، راہ کیتی طالباں لئی آسان
جیہڑے ویکھن تیرا مہتابی چہرہ، ہو جاون اوہ تیرے توں قربان
جیہڑے کردے صدق عاجزی نال ڈیوٹی تیری، بنے اونہاں لئی آخرت دا سامان
جیہڑے کردے غرور اور تکبر اپنی ڈیوٹی تے، بن جاون اوہ صفت شیطان

☆☆☆☆☆

سلطان نجیب دا جدوں میں پھڑیا پلہ
میرے اندروں نکلیا سب غیر اللہ
لائی میں جدوں دی سوہنے نال یاری
کیوں کراں میں ہن آہ و زاری
کراں میں کیوں ہن دوسریاں دا ترلہ
جدوں دا ملیا مینوں اللہ

☆☆☆☆☆

صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات مرشد میرا
ھُو دی عین یا ھُو دا راز مرشد میرا
سلطان باھُوؒ دے فقر دی پہچان مرشد میرا
حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مرشد میرا

☆☆☆☆☆

سلطان العاشقین دی خانقاہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ دا ڈیرا اے
سالکاں طالباں عاشقاں لئی، اوتھے ھُو دا بسیرا اے
جو وی در تیرے تے آیا، فیض باھُوؒ دا جھولی پایا
سلطان نجیب دِل روشن اونہاں دا، جنہاں ذکرِ ھُو تیرے تو پایا
رحمت ربّ دی خاص اونہاں تے ناصرؔ، جنہاں مرشد سلطان نجیب پایا

☆☆☆☆☆

سلطان العاشقین دا ظہور ہویا، اٹھاراں ہزار عالماں وچ نور ہویا
عبد دے لباس وچ، ویکھو مصطفیٰ ٹاؤن نزول ہویا
مکھڑا اوہدا ہے بدر منیر، جو ویکھے اوہ منظور ہویا
کر کے تصور سلطان محمد سوہنے دا، باطن عاشقاں دا نور ہویا
سلطان نجیب کرے مراداں پوریاں تیریاں، اوہ ہر امر تے قدیر ہویا

☆☆☆☆☆

کلام

محمد ظفر اقبال سروری قادری

(جہلم)

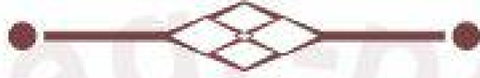


تعارف

محمد ظفر اقبال سروری قادری ولد محمد اشرف کالا گجراں جہلم کے رہائشی ہیں۔ بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آرمی میں ملازمت اختیار کر لی، دورانِ ملازمت بھی تلاشِ حق کا سلسلہ جاری رہا مگر قلب جس چیز کا متلاشی تھا اس کی طلب پوری نہیں ہو رہی تھی۔ 2004ء میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب عین الفقر پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سلطان باھُوؒ کی کتب کے متعلق روایت ہے کہ اگر کوئی صدقِ دل سے ان کتب کا مطالعہ کرے اور ان کتب کو وسیلہ بنائے تو یہ کتب اس طالب کے لیے رہنما ثابت ہوں گی اور طالب کی رہنمائی مرشد کامل اکمل تک کریں گی۔ کتاب کے مطالعہ سے بہت سی رہنمائی حاصل ہوئی اور یقین حاصل ہوا انشاءاللہ کسی مرشد کامل تک ضرور رہنمائی ہوگی۔ بہر کیف شب و روز گزرتے گئے۔ 2008ء میں بہاولنگر میں پوسٹنگ کے دوران آفس کا سامان لینے شہر گئے۔ دورانِ خریداری نظر ماہنامہ سلطان الفقر پر پڑی۔ اس کو دیکھتے ہی خرید لیا۔ واپس آ کر اس رسالے کا مطالعہ شروع کر دیا۔ رسالے کے مطالعہ کے دوران جو کیفیت تھی وہ بیان کرتے ہوئے ظفر اقبال سروری قادری صاحب تحریر کرتے ہیں:

''جوں جوں رسالے کا مطالعہ کرتا گیا اس میں درج تمام کلام دل میں اترتا گیا۔ مکمل مطالعہ کے بعد دل اس بات کی تصدیق کر رہا تھا یہ وہی علم اور کلام ہے جو آج سے چار پانچ سال پہلے پڑھی گئی کتاب ''عین الفقر'' میں درج تھا۔ آج اس رسالہ نے میری رہنمائی کامل مرشد تک کر دی۔ جلد ہی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری دی اور بیعت کی سعادت کا طوق گلے میں پہنا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن خود کو مرشد کی غلامی میں وقف کر

دیا۔ حضور مرشد کریم کی غلامی ہی میری زندگی کا حاصل ہے جنہوں نے میری زندگی کو سنوار دیا۔ میرے قلب و باطن کی کیفیت ہی تبدیل کر دی، دنیا کی محبت میرے دل سے نکال کر عشقِ حقیقی عطا کیا۔ یہ میرے مرشد کی ہی عطا ہے جو شاعری کی صلاحیت عطا ہوئی کہ اپنے مرشد کی بلند شان کو بیان کر سکوں۔ دعا ہے کہ اللہ میرے مرشد کو ہمیشہ سلامت رکھے۔'' آمین



ابیات / رباعیات

میں کوجھی میرا دلبر سوہنا، سوہنے توں واری جاواں
ساہواں وچ پا کے، دل وچ بہا کے اندروں ویکھی جاواں
ڈر دی ماری اکھ نہ کھولاں کتے فیر وچھڑ نہ جاواں
سلطان نجیب لجپال میرے، سدا رکھیں اپنا غلام ایہو ورد پکاواں

☆☆☆☆

عجب دستور ہے ساقی تیرے مئے خانے کا
تھام کر ہاتھ، جام نظر سے پلانے کا
پی کر مئے ہیں مست سبھی مئے کش
کہتے پھر رہے ہیں بس اَب تصورِ جاناں رہے گا

☆☆☆☆

تن نوں توں مَل دھوویں، مَن دی خبر نہ کائی
اندر تے اوہ خبیث بیٹھا، جیہڑا دیوے نہ دکھائی
اِس نوں نفس امارہ آکھن، جس نے انت مچائی
سے ورے توں چا کر عبادت، بِن مرشد ہدایت نہ کائی

☆☆☆☆

تن ناسوتی وچ من لاھوتی، من وچ وسدا تُوں
صد ہزار پردے پا کے اندر بیٹھا تُوں
تن وچارا پھر پھر ہارا کدرے نہ ملیا تُوں
جد ''ھُو'' دی مرشد بوٹی لائی، اندروں ڈٹھا تُوں

☆☆☆☆

نیویاں ہو کے ٹُردا رہویں، اُچا بنیوں تے سڑ سیں
اوکھا راہ ای عشقے والا، بِن ہادی جے ٹُر سیں
عملاں شکلاں نوں ویکھے نہ اوہ جد کھوٹ دِلاں وِچ وَسے
پھڑ ہادی جو محبوب اے اُس دا، جیہڑا عشق دی رمزاں دَسے

☆☆☆☆

سوہنی صورت نور تجلّہ مکھ خاص نشانی للہ
جس دے لامکانی ڈیرے جیہڑا وحدت پہچاندا
ویکھ صورت طالب صادق ہووَے جنہوں ''باھُوؒ'' جام پلایا
''ظفرؒ'' ربّ وسدا طالب صادقاں نوں خاماں کجھ نہ پایا

☆☆☆☆

لکھاں کتاباں بدیاں والی، عملوں اِک نہ چنگے
عیب و عیب ھاں اندروں باہروں، راہ ہدایت دا بھلے
اِک نگاہ نال روشن کیتا، جیہڑے اندروں انےّ
واہ نجیب صد شکر تیرے تُوں، جنہیں بھاگ جگائے سُتے

☆☆☆☆

تن ناسوتی وِچ من لاھُوتی، من وِچ وسدا توں
صد ہزار پردے پا کے، اندر بیٹھا توں
تن وچارا پھر پھر ہارا کدرے نہ ملیا توں
جد ''ھوُ'' دی مرشد بوٹی لائی تد اندر ڈِٹھا توں

☆☆☆☆

نفس شیطان تے دنیا نے واہ واہ کھیڈ رچائے
ربّ توں موڑن بندیاں نوں کسے نوں سمجھ نہ آئے

نفس پلیت اندر بیٹھا من نال ڈیرے لائے
غافل کردا اللہ توں تے شیطانی راہ وکھائے
اے خبیث نئیں بدیوں مڑیا پاویں لکھاں ورد پکائے
جد اسم اللہ دی مرشد بوٹی لائی اندر ھُو ھُو کیتی جائے

☆☆☆☆

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلسلہ سروری قادری کے موجود امام اور شیخِ کامل ہیں جو اپنی نگاہِ کامل سے زنگ آلود قلوب کو نورِ حق سے منور کر کے طالبانِ مولیٰ کے نفوس کا تزکیہ فرما رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس بشری کمزوریوں اور خامیوں کو نظرانداز فرما کر ہر طالب کو اس کی طلب سے بڑھ کر نوازتے ہیں اور سب سے بڑھ کر معرفتِ الٰہی سے سرفراز فرماتے ہیں جس سے طالبانِ مولیٰ محبوبِ حقیقی کی حقیقت سے آشنا ہو جاتے ہیں۔

محبوب کے حسن اور اس کی ذات سے عشق کو بیان کرنے کے لیے عاشقوں کی بہت سی تعداد نثر جبکہ اکثر عاشق شاعری کا انداز اختیار کرتے ہیں تاکہ محبوب کی شان اور اداؤں کو خوبصورت الفاظ کے پیراہن میں تحریر کیا جا سکے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت سے مستفید ہونے اور عشقِ حقیقی کی دولت پانے والے چند طالبانِ مولیٰ جنہیں اس مقدس بارگاہ سے شاعری کی صلاحیت عطا ہوئی اور جنہوں نے آپ کی ذات کو نہ صرف ایک منفرد نظر سے دیکھا و محسوس کیا بلکہ آپ کی شان و عظمت کو سمجھا اور اس حسن و جمال اور عظمت و کمال کو الفاظ کا روپ دے کر اور معرفت کے موتیوں سے مزین کر کے شاعری کی صورت میں رقم کر دیا جسے ”کلام در شان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس“ کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ طالبانِ مولیٰ اور راہِ حق کے متلاشی افراد کے لیے یہ کلام رہنما ثابت ہوگا۔



سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766



ISBN: 978-969-9795-66-4

Rs: 399

www.sultan-bahoo.com, www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

/SultanBahoo.SultanulFaqr

/+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen

کلام در شانِ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس